قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 11 مئی 2022ء | 10 شوال 1443 ہجری قمری | 11 ہجرت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:112

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو تعاقب کرنے والوں کے پاؤں دکھائی دیئے۔ اس پر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی نظر نیچے کرے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا اے ابوبکر! خاموش رہو۔ ہم دو ہیں اور ہمارے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

(بخاری، کتاب مناقب الانصار باب ہجرۃ النبیؐ واصحابہ الی المدینۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

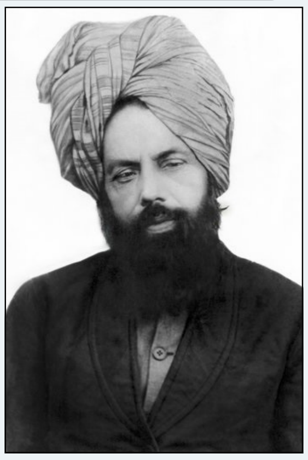

ایک وقت ہے کہ آپ فصاحت بیانی سے ایک گروہ کو تصویر کی صورت حیران کر رہے ہیں۔ ایک وقت آتا ہے کہ تیر و تلوار کے میدان میں بڑھ کر شجاعت دکھاتے ہیں۔ سخاوت پر آتے ہیں تو سونے کے پہاڑ بخشتے ہیں۔ حلم میں اپنی شان دکھاتے ہیں تو واجب القتل کو چھوڑ دیتے ہیں۔ الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر اور کامل نمونہ ہے جو خدا تعالیٰ نے دکھا دیا ہے۔ اس کی مثال ایک بڑے عظیم الشان درخت کی ہے جس کے سایہ میں بیٹھ کر انسان اس کے ہر جزو سے اپنی ضرورتوں کو پورا کر لے۔ اس کا پھل، اس کا پھول اور اس کی چھال، اس کے پتے غرضیکہ ہر چیز مفید ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عظیم الشان درخت کی مثال ہیں جس کا سایہ ایسا ہے کہ کروڑ ہا مخلوق اس میں مرغی کے پروں کی طرح آرام اور پناہ لیتی ہے۔ لڑائی میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ بڑے خطرناک مقام میں ہوتے تھے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ! کیا شان ہے۔ اُحد میں دیکھو کہ تلواروں پر تلواریں پڑتی ہیں۔ ایسی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے کہ صحابہؓ برداشت نہیں کر سکتے مگر یہ مردِ میدان سینہ سپر ہو کر لڑ رہا ہے۔ اس میں صحابہؓ کا قصور نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا بلکہ اس میں بھید یہ تھا کہ تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کا نمونہ دکھایا جاوے۔ ایک موقع پر تلوار پر تلوار پڑتی تھی اور آپ نبوت کا دعویٰ کرتے تھے۔ کہ محمد رسول اللہ میں ہوں۔ کہتے ہیں حضرتؐ کی پیشانی پر ستر زخم لگے مگر زخم خفیف تھے۔ یہ خُلقِ عظیم تھا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 84 ایڈیشن 1988ء)

اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر دنیا اور اہل دنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالطبع تنہائی اور خلوت پسند آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی حالت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آپ اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپ اس تنہائی میں ہی پوری لذّت اور ذوق پاتے تھے۔ ایسی جگہ میں جہاں کوئی آرام کا اور راحت کا سامان نہ تھا اور جہاں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہو، آپ وہاں کئی کئی راتیں تنہا گزارتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیسے بہادر اور شجاع تھے۔ جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت بھی آ جاتی ہے اس لئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ اہل دنیا بزدل ہوتے ہیں۔ ان میں حقیقی شجاعت نہیں ہوتی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 317 ایڈیشن 1988ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

الَّذِیۡنَ یُبَلِّغُوۡنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخۡشَوۡنَہٗ وَلَا یَخۡشَوۡنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیۡبًا ﴿۴۰﴾

(الاحزاب:40)

ترجمہ: (یہ اللہ کی سنت ان لوگوں کے حق میں گزر چکی ہے) جو اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے اور اس سے ڈرتے رہتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

ہم دیکھتے ہیں کہ وحی نازل ہونے کے بعد مختلف اوقات میں آپ نے کس قدر بہادری اور جرأت کے مظاہرے کئے۔ مکّہ کی تیرہ سالہ زندگی میں یعنی دعویٰ نبوت کے بعد آپ کو ہر طرح سے ڈرایا دھمکایا گیا اور آپ کے بزرگوں اور پناہ دینے والوں کی پناہیں آپ سے ہٹانے کی کوششیں کی گئیں۔ لیکن اس جرأت و شجاعت کے پیکر نے ان کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کی۔ اس مکّی زندگی میں آپ

بقیہ صفحہ 12 پر

ضروری درخواست

جملہ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے تمام مراسلے، مکتوب، آرٹیکلز اور منظوم کلام الفضل آن لائن کی دی گئی میلز یا واٹس ایپ میں سے کسی ایک پر بھجوائیں۔ بعض دوست دونوں ای میلز اور دونوں واٹس ایپ استعمال کرتے ہیں جس سے ٹریفک بہت بڑھ جاتی ہے۔ کوشش کریں کہ درج ذیل لنکس ہی استعمال کریں۔

Info@alfazlonline.org

+44 79 5161 4020

•دوسری درخواست مضمون نگاروں سے یہ کرنی تھی کہ اپنے آرٹیکلز پر اپنا نام ضرور لکھا کریں۔ بعض اپنے مراسلوں اور مکتوب پر اپنا نام نہیں لکھتے اور واٹس ایپ کر دیتے ہیں۔ جب تک ایک مکتوب یا تبصرہ واٹس ایپ پر ہے آپ کا نام اس پر آ رہا ہے مگر جونہی وہ انتظامیہ کے پاس پرنٹ کی صورت میں یا واٹس ایپ کی صورت میں برائے کاروائی جاتا ہے تو بے نام ہو جاتا ہے اور سینکڑوں خطوط میں وہ گم نام خط گم سم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اپنی تحریر پر اپنا نام مع ایڈریس لکھنا نہ بھولیں۔

کان اللّٰہ معکم وبارک اللّٰہ فی سعیکم

(ایڈیٹر الفضل آن لائن)

اس شمارہ میں

- نگاہِ یار جسے آشنائے راز کرے (منظوم)
- احکام خداوندی
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- کلمات فارسی از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- برکینا فاسو کے گاؤں باما میں مسجد کا افتتاح

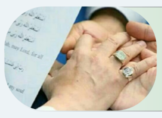

دربارِ خلافت

دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی ترقی خلافت کی بدولت ہے

سوال۔ جرمنی ناصرات میں سے ایک بچی نے سوال کیا کہ لاہوری جماعت ہم سے علیحدہ کیوں ہوئی تھی؟

جواب۔حضورِ نے جواب میں تفصیل سے واضح فرمایا کہ ’’ان کا یہ سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانے میں ہی شروع ہوگیا تھا۔فرق یہ ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جو خلافت ہے وہ انجمن کے ماتحت ہونی چاہئے اور انجمن کے جو افسران تھے وہ کہتے تھے کہ ہم جماعت کو چلائیں۔ سارے فائدے اٹھانا چاہتے تھے۔تو خلیفہ اولؓ نے فرمایا تھا کہ خلیفۂ وقت کو کل اللہ تعالیٰ نے اختیار دئے ہیں۔ یہ ہی اسلامی طریقہ ہے۔ انجمن کے ماتحت نہیں ہوسکتا خلیفہ۔ خیر اس وقت تو ان لوگوں نے برداشت کرلیا۔حضرت خلیفہ اوّلؓ کے چھ سال کا زمانہ لیکن پھر جب خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا تو پھر جو بڑے بڑے مولوی تھے عہدیدار جماعت کے، انہوں نے کہا کہ خلافت نہیں ہونی چاہئے اور ان کو یہ شک تھا کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد اب خلیفہ منتخب ہو جائیں گے اس لئے انہوں نے شور مچا دیا کہ ہم خلافت نہیں مانتے۔حضرت خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیرالدینؓ نے کہا کہ یہ خلافت تو بہر حال ہونی چاہئے تمہیں یہ اگر شک ہے کہ میں خلیفہ بنوں گا تو مجھے کوئی خواہش نہیں خلیفہ بننے کی۔ اگر تم چاہتے ہو تو تمہارے میں سے کسی ایک کو ہم خلیفہ مان لیتے ہیں لیکن ہو گی خلافت ہی جس پر ہم اکٹھے ہو جائیں۔ چاہے وہ مولوی محمد علی صاحب ہوں یا کوئی اور ہو۔ کسی ایک کو ہم خلیفہ مان لیتے ہیں۔تو انہوں نے کہا کہ نہیں نہیں ہمیں پتہ ہے کہ جماعت نے آپ کو ہی بنانا ہے۔ تو اس لئے انہوں نے خلافت سے انکار کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے تو یہ وعدہ کیا تھا کہ خلافت قائم ہو گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے رسالہ الوصیت میں جب وصیت کی سکیم شروع فرمائی ہے۔ اس میں یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بعد خلافت ہو گی۔ اس لئے خلافت تو بہر حال قائم ہونی تھی آنحضرت ﷺ نے بھی یہی فرمایا تھا۔ آپ کی حدیث بھی یہی ہے۔ لیکن یہ لوگ خلافت کو ماننے پر تیار نہیں تھے اسی لئے یہ لوگ علیحدہ ہو کر لاہور چلے گئے اور وہاں جا کر انہوں نے اپنی جماعت بنالی۔ جتنا جماعت کا خزانہ تھا، پیسے تھے، وہ بھی ساتھ لے گئے اور بہت سارے بڑے بڑے علماء ان کے ساتھ چلے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کیونکہ خلافت کی حفاظت کرنی تھی اس لئے ان کی جماعت تو کچھ عرصے کے بعد آہستہ آہستہ ختم ہوتے ہوتے اب تو ختم ہی ہو چکی ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ جو خلافت کے ساتھ تھی، جس کا خلافت سے تعلق تھا، وہ بڑھ رہی ہے اور بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اور دنیا کے اب 212 ملکوں میں پہنچ چکی ہے۔تو اختلاف یہاں ہوا تھا کہ وہ لوگ جو تھے، بڑے علماء، وہ کہتے تھے کہ ہم افسران جو ہیں ہمارے پاس سارے اختیار ہوں اور خلیفۂ وقت کے پاس کوئی اختیار نہ ہو۔ بلکہ خواہش انکی یہ تھی کہ خلیفہ ہو ہی نہ۔ صرف انجمن ہو۔ اس لئے اس بات کو مانا نہیں خلیفہ ثانی نے، نہ ہی جماعت کے ممبران نے اور اس کے بعد وہ ناراض ہو کے لاہوری جماعت لاہور چلی گئی۔ لاہور جا کر انہوں نے ایک جماعت علیحدہ قائم کر لی۔ اسکو پیغامی بھی کہتے ہیں اور لاہوری بھی کہتے ہیں۔ غیر مبائع بھی کہتے ہیں۔ جنہوں نے خلافت کی بیعت نہیں کی۔

لیکن اب دیکھ لو، آہستہ آہستہ وہ لوگ جو بڑے بڑے لوگ تھے اور سمجھتے تھے کہ قادیان ختم ہو جائے گا۔ کہا کرتے تھے کہ اب قادیان میں کچھ بھی نہیں رہے گا۔ اسکی اینٹ سے اینٹ بج جائے گی۔ لیکن قادیان تو ترقی کرتا گیا اور جب ہجرت ہوئی تو پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں بھی مرکز دے دیا۔ پھر دنیا میں اور جگہ جماعتیں بنی شروع ہو گئیں۔ لیکن وہ پیغامی تو اب چند ایک جگہ پر ہی ہیں۔ اب ایک برلن میں، تمہارے جرمنی میں، انکی مسجد ہے جو پرانی سب سے بڑی مسجد ہے۔ لیکن اس مسجد میں انکو تو امام بھی کوئی نہیں ملتا نماز پڑھانے کے لئے۔ بڑی مشکلوں سے کوئی آتا ہے مہینے تین مہینے کے لئے پھر چلا جاتا ہے۔ جبکہ ہماری مسجد برلن میں بن گئی ہے آباد رہتی ہے۔ جب میں وہاں گیا ہوں برلن، تو انکی مسجد دیکھنے بھی گیا تھا۔ اسوقت وہاں امریکہ سے ایک لڑکا سا آیا ہوا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں ہی ان کا امام ہوں اور میں عارضی طور پر یہاں آیا ہوا ہوں۔ نہ ہی اس میں اماموں والی کوئی بات تھی، نہ ہی وہ کوئی دینی علم پڑھا ہوا تھا۔لٹریچر بھی، حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں بھی شائع کرتے ہیں۔ لیکن بس کیونکہ ان کے پاس پیسہ ہے تھوڑا بہت لٹریچر شائع کر لیتے ہیں۔ چند ایک وہ رہ گئے ہیں، چند سو ہوں گے ان کے ماننے والے۔ لیکن جماعتِ احمدیہ جو خلافت کے ساتھ ہے وہ بڑھتی چلی جارہی ہے۔ وہاں مسجد میں بھی میں نے دیکھا کہ ہر طرف کوئی پرسانِ حال نہیں تھا۔ بڑا بُرا انتظام تھا۔مسجد کی صفائی وغیرہ بھی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن جماعتِ احمدیہ دیکھ لو جرمنی میں بھی نئی مسجدیں بھی بنارہی ہے اور ترقی بھی کر رہی ہے۔ یہ خلافت کی وجہ سے ہی ہے۔ اور اسی طرح دنیا کے دوسرے ملکوں میں افریقہ میں، ایشیا میں، آسٹریلیا میں، جزائر میں، امریکہ میں، یورپ میں ہر جگہ جماعت ترقی کر رہی ہے۔ تو وہ لوگ خلافت کے انکاری تھے اس لئے چلے گئے اور اس کا نقصان بھی انہوں نے دیکھ لیا۔ اب ان میں سے بہت سارے ایسے ہیں جو اس بات کو مانتے ہیں کہ ہم نے خلافت کو چھوڑ کے غلطی کی اور اب ان میں سے، پیغامیوں میں سے ہی، جب میں فجی گیا ہوں تو وہاں مجھے ملنے بھی آئے تھے بعض اور انہوں نے بیعت بھی کی ہے۔ اسی طرح وہاں نیوزی لینڈ میں آئے تھے۔ انہوں نے بیعت بھی کی۔ تو آہستہ آہستہ لوگ ان میں سے جن کو سمجھ آرہی ہے احمدی ہوتے بھی گئے اور خلافت کے سائے تلے آ گئے۔‘‘

(This Week with Huzoor مؤرخہ 25 فروری 2022ء مطبوعہ الفضل آن لائن 19/ مارچ 2022ء)

نگاہِ یار جسے آشنائے راز کرے

نگاہِ یار جسے آشنائے راز کرے
وہ اپنی خوبیٔ قسمت پہ کیوں نہ ناز کرے

دلوں کو فکرِ دو عالم سے کر دیا آزاد
ترے جنوں کا خدا سلسلہ دراز کرے

خرد کا نام جنوں پڑ گیا، جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

ترے ستم سے میں خوش ہوں کہ غالباً یوں بھی
مجھے وہ شاملِ اربابِ امتیاز کرے

غمِ جہاں سے جسے ہو فراغ کی خواہش
وہ ان کے دردِ محبت سے ساز باز کرے

امیدوار ہیں ہر سمت عاشقوں کے گروہ
تری نگاہ کو اللہ دل نواز کرے

ترے کرم کا سزاوار تو نہیں حسرتؔ!
اب آگے تیری خوشی ہے جو سرفراز کرے

حسرت موہانی

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْٓ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْٓ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ (صحیح البخاری، کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام حدیث: 832)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں زندگی کے فتنہ سے اور موت کے فتنہ سے۔ اے اللہ! مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور مالی بوجھ سے۔

یہ ہمارے سید و مولیٰ، مقدس الانبیاء، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی قبر کے عذاب اور مسیح دجال کے فتنے سے بچنے کی دعا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط 36

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

نکاح میں حلت و حرمت (حصہ 1)

’’ولد الزنا میں حیا کا مادہ نہیں ہوتا اسی لئے خدا تعالیٰ نے نکاح کی بہت تاکید فرمائی ہے‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

نکاح کا مقصد حصولِ عفت ہے

وَاُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ مُّحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ

(النساء:25)

اور تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے جو اس کے علاوہ ہے کہ تم (انہیں) اپنا چاہو، اپنے اموال کے ذریعہ اپنے کردار کی حفاظت کرتے ہوئے نہ کہ بے حیائی اختیار کرتے ہوئے۔

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو

وَلَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ حَتّٰی یُؤۡمِنَّ ؕ وَلَاَمَۃٌ مُّؤۡمِنَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکَۃٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡکُمۡ

(البقرۃ:222)

اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور یقیناً ایک مومن لونڈی، ایک (آزاد) مُشرکہ سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسی ہی پسند آئے۔

مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو

وَلَا تُنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ حَتّٰی یُؤۡمِنُوۡا ؕ وَلَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَکُمۡ

(البقرۃ:222)

اور مشرک مردوں سے (اپنی لڑکیوں کو) نہ بیاہا کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور یقیناً ایک مومن غلام، ایک (آزاد) مشرک سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسا ہی پسند آئے۔

ناپاک اور خبیث عورتوں کے لئے ناپاک اور خبیث مرد ہی ہوں گے

اَلۡخَبِیۡثٰتُ لِلۡخَبِیۡثِیۡنَ وَالۡخَبِیۡثُوۡنَ لِلۡخَبِیۡثٰتِ

(النور:27)

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں۔

پاک مرد، پاک عورتوں کے لئے ہوں گے

وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَالطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ

(النور:27)

اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔

(نوٹ: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے تفسیری نوٹ میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں نیکی میں مشہور عورتوں پر بدی کا الزام لگانے سے بچنے کی ہدایت ہے اور یوں یہ ایک الگ حکم بنتا ہے)

اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کی اجازت

وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ اِذَاۤ اٰتَیۡتُمُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ مُحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ وَلَا مُتَّخِذِیۡۤ اَخۡدَانٍ

(المائدۃ:6)

اور پاکباز مومن عورتیں اور ان لوگوں میں سے پاکباز عورتیں بھی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہیں جبکہ تم انہیں نکاح میں لاتے ہوئے ان کے حق مہر ادا کرو۔

اپنے باپ دادوں کی منکوحہ عورتوں سے نکاح نہ کرو

وَلَا تَنۡکِحُوۡا مَا نَکَحَ اٰبَآؤُکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّمَقۡتًا ؕ وَسَآءَ سَبِیۡلًا

(النساء:23)

اور عورتوں میں سے اُن سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے آباء نکاح کر چکے ہوں سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا۔ یقیناً یہ بڑی بے حیائی اور بہت قابلِ نفرین ہے۔ اور بہت ہی بُرا رستہ ہے۔

غیر رشتہ دار منکوحہ عورتیں بھی حرام ہیں

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ

(النساء:25)

اور عورتوں میں سے وہ (بھی تم پر حرام ہیں) جن کے خاوند موجود ہوں سوائے ان کے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوں۔

کون سی رشتہ دار عورتیں نکاح میں نہیں آ سکتیں

حُرِّمَتۡ عَلَیۡکُمۡ اُمَّہٰتُکُمۡ وَبَنٰتُکُمۡ وَاَخَوٰتُکُمۡ وَعَمّٰتُکُمۡ وَخٰلٰتُکُمۡ وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَاُمَّہٰتُکُمُ الّٰتِیۡۤ اَرۡضَعۡنَکُمۡ وَاَخَوٰتُکُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَۃِ وَاُمَّہٰتُ نِسَآئِکُمۡ وَرَبَآئِبُکُمُ الّٰتِیۡ فِیۡ حُجُوۡرِکُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِکُمُ الّٰتِیۡ دَخَلۡتُمۡ بِہِنَّ ۫ فَاِنۡ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِہِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبۡنَآئِکُمُ الَّذِیۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِکُمۡ ۙ وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَیۡنَ الۡاُخۡتَیۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا

(النساء:24)

تم پر تمہاری مائیں حرام کر دی گئی ہیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور جن بیویوں سے تم ازدواجی تعلقات قائم کر چکے ہو ان کی وہ پچھلگ بیٹیاں بھی تم پر حرام ہیں جو تمہارے گھروں میں پلی ہوں۔ ہاں اگر تم ان (یعنی بیویوں) سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کر چکے ہو تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں۔ نیز تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی جو تمہاری پشت سے ہوں۔ نیز یہ بھی (تم پر حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو (اپنے نکاح میں) اکٹھا کرو سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(نوٹ:۔ درج ذیل رشتے دار عورتیں حرام ہیں)

1: مائیں، 2:۔ بیٹیاں، 3:۔ بہنیں، 4:۔ پھوپھیاں، 5:۔ خالائیں، 6: بھتیجیاں، 7: بھانجیاں، 8:۔ رضائی مائیں، 9:۔ رضائی بہنیں، 10:۔ خوش دامن، 11:۔ پچھلگ بیٹیاں اگر ان کی ماؤں سے ازدواجی تعلق قائم کر چکے ہو، 12:۔ بہوئیں، 13:۔ نیز دو حقیقی بہنیں بھی بیک وقت نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔

ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں بارے احکام

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا جَآءَکُمُ الۡمُؤۡمِنٰتُ مُہٰجِرٰتٍ فَامۡتَحِنُوۡہُنَّ ؕ اَللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاِیۡمَانِہِنَّ ۚ فَاِنۡ عَلِمۡتُمُوۡہُنَّ مُؤۡمِنٰتٍ فَلَا تَرۡجِعُوۡہُنَّ اِلَی الۡکُفَّارِ ؕ لَا ہُنَّ حِلٌّ لَّہُمۡ وَلَا ہُمۡ یَحِلُّوۡنَ لَہُنَّ ؕ وَاٰتُوۡہُمۡ مَّاۤ اَنۡفَقُوۡا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اَنۡ تَنۡکِحُوۡہُنَّ اِذَاۤ اٰتَیۡتُمُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ ؕ وَلَا تُمۡسِکُوۡا بِعِصَمِ الۡکَوَافِرِ وَسۡـَٔلُوۡا مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ وَلۡیَسۡـَٔلُوۡا مَاۤ اَنۡفَقُوۡا ؕ ذٰلِکُمۡ حُکۡمُ اللّٰہِ ؕ یَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ

(الممتحنۃ:11)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں مہاجر ہونے کی حالت میں آئیں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو۔ اللہ ان کے ایمان کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر تم اچھی طرح معلوم کرلو کہ وہ مومنات ہیں تو کفار کی طرف انہیں واپس نہ بھیجو۔ نہ یہ اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ اِن کے لئے حلال۔ اور ان (کے ولیوں) کو جو خرچ وہ کر چکے ہیں ادا کرو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جبکہ تم انہیں ان کے مہر دے چکے ہو۔ اور کافر عورتوں کے نکاح کا معاملہ اپنے قبضۂ اختیار میں نہ لو۔ اور جو تم نے اُن پر خرچ کیا ہے وہ اُن سے طلب کرو اور جو انہوں نے خرچ کیا ہے وہ تم سے طلب کریں۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود، صفحہ 299-305)

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 27

بہترین دعا

بہترین دعا وہ ہوتی ہے جو جامع ہو تمام خیروں کی اور مانع ہو تمام مضرات کی۔ اس لئے اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کی دعا میں آدمؑ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کے کل منعم علیہم لوگوں کے انعامات کے حصول کی دعا ہے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین (الفاتحہ:7) میں ہر قسم کی مضرتوں سے بچنے کی دعا ہے چونکہ مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ بالاتفاق ہیں تو اس دعا کی تعلیم کا منشا صاف ہے کہ یہود نے جیسے بیجا عداوت کی تھی۔ مسیح موعود کے زمانہ میں مولوی لوگ بھی ویسا ہی کریں گے اور حدیثیں اس کی تائید کرتی ہیں یہاںتک کہ وہ یہودیوں کے قدم بہ قدم چلیں گے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 429-430 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

انعامات کی اُمّ - اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ہے

ہرایک شے کی ایک اُمّ ہوتی ہے۔ میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہیں ان کی اُمّ کیا ہے؟ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ ان کی اُمّ، اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) ہے۔ کوئی انسان بدی سے بچ نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ پس اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ فرما کر یہ جتلا دیا کہ عاصم وہی ہے اسی کی طرف تم رجوع کرو۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 3 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

خاک پیری ہی میں برکت ہے

اِنَّمَاالۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیت پر بہت بڑا مدار رکھتے ہیں اور نیت کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں پس اگر انسان نیکی کرنے کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کر سکے تب بھی اس کا اجر مل جاویگا اور جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کرسکتا۔ نہ وہ صلحاء، سعداء وشہداء میں داخل ہوسکتا ہے اور نہ اور برکات اور فیوض کو پاسکتا ہے۔ غرض

ع نہ بزور نہ بزاری نہ بزرمے آید

بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہر مقصود ملتا ہے اور حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔

بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک پیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانۂ الوہیت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔

میں نے خیال کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا واقعہ بھی عجیب ہے۔ اور وہ حالت دعا کا ایک صحیح نقشہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی بد قضاء و قدر مقدر تھی اور وہ قبل از وقت ان کو دکھائی گئی تھی اور انہوں نے بھی یہی سمجھا تھا کہ اس سے رہائی محال ہے اور پہلے نبیوں نے بھی ایسا ہی سمجھا تھا اور آثار بھی ایسے ہی نظر آتے تھے۔ اس واسطے انہوں نے بڑی بیکلی اور اضطراب کے ساتھ دعا کی۔ انجیل میں اس کا نقشہ خوب کھینچ کر دکھایا ہے۔ پس ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی قضاء و قدر کو جو موت کے رنگ میں مقدر تھی غشی کے ساتھ بدل دیا اور ان کی دعا سنی گئی چنانچہ انجیل کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے جہاں لکھا ہے فَسُمِعَ لِتَقۡوٰہُ کہ اس کی دعا اس کے تقویٰ کے باعث سنی گئی اور خدا نے تقدیر ٹال دی اور موت غشی سے بدل گئی۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 93-95 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

دعا میں خشوع وخضوع ضروری ہے

دعا میں خشوع وخضوع ضروری ہے اور اگر دعا کو دل نہ چاہے اور پورا خشوع خضوع دعا میں حاصل نہ ہو تو اس کے حصول کے واسطے بھی دعا کرے اور اس بات سے ابتلا میں نہ پڑے کہ میری دعا تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے دل سے نہیں نکلتی۔ دعا کے جو لفظ ہوتے ہیں ان کو زبان سے ہی کہتا رہے۔ آخر استقلال اور صبر سے ایک دن دیکھ لے گا کہ زبان کے ساتھ اس کا دل بھی شامل ہوگیا ہے اور عاجزی وغیرہ لوازمات دعا میں پیدا ہو جائیں گے۔

(ملفوظات جلد 6 حاشیہ صفحہ 94)

انسان کا پرستار کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا

...اس میں شک نہیں کہ دعاؤں کی قبولیت پر ہمارا ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے قبول کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے مگر دعاؤں کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے اور پھر حقوق کے لحاظ سے دعا کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا حق سب پر غالب ہے۔... دعا کرانے والے کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اللہ تعالیٰ سے صلح کرے۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ پس جہاںتک ممکن ہو تم اپنے آپ کو درست کرو اور یہ یقیناً سمجھ لو کہ انسان کا پرستار کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 102-103)

زمینی ہتھیاروں کا کام آسمان کے فرشتے دعا کے ذریعہ کرتے ہیں

ہمارا مقابلہ صرف مسٹر ڈوئی ہی سے نہیں ہے بلکہ تمام عیسائیوں کے مقابلہ پر ہے اور یہ بھی ایک طریق ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کسر صلیب کرے گا۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ آنے والے مسیح کے خادم فرشتے ہوں گے۔ ان الفاظ سے اس کی کمزوری نکلتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس زمینی ہتھیار نہ ہوں گے بلکہ جو کام زمینی ہتھیاروں سے ہوتا ہے وہ دعا کے ذریعہ سے آسمان کے فرشتے خود کرتے رہیں گے۔ مشکوٰۃ میں یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عیسائیوں کے ساتھ کوئی شخص مقابلہ نہ کرسکیگا مگر ہاں مسیح موعود دعاؤں سے مقابلہ کرے گا سو اب وہ مقابلہ آپڑا ہوا ہے جس سے اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ہوسکتا ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 109)

یہ مقام صبر اور رضا کے ہوتے ہیں

اس سے بڑھ کر انسان کے لئے فخر نہیں کہ وہ خدا کا ہو کر رہے جو اس سے تعلق رکھتے ہیں وہ ان سے مساوات بنا لیتا ہے۔ کبھی ان کی مانتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے ایک طرف فرماتا ہے اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) دوسری طرف فرماتا ہے وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ (البقرہ:156) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک مقام دعا کا نہیں ہوتا۔ لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ کے موقع پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہنا پڑے گا۔ یہ مقام صبر اور رضا کے ہوتے ہیں لوگ ایسے موقعہ پر دھوکا کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دعا کیوں قبول نہیں ہوتی۔ ان کا خیال ہے کہ خدا ہماری مٹھی میں ہے جب چاہیں گے منوالیں گے۔ بھلا امام حسین علیہ السلام پر جو ابتلا آیا تو کیا انہوں نے دعا نہ مانگی ہو گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر بچے فوت ہوئے تو کیا آپ نے دعا نہ کی ہو گی۔ بات یہ ہے کہ یہ مقام صبر اور رضا کے ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 156-157 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

محمود احمد طلحہ۔مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یو کے

کلمات فارسی از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

قسط 2

ب

ع بَرکَرِیمَاں کارہا دُشوار نِیست
ترجمہ:۔جوانمردوں کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہوتے۔

ے بِزُہد و وَرَع کُوش وصِدق وصَفا
ولیکن مَیَفزائے بَر مُصطَفےٰ
ترجمہ:۔ترکِ دنیا، پرہیز گاری اور صدق وصفا کے لئے ضرور کوشش کر مگر مصطفی ﷺ (کے بتائے ہوئے طریقوں) سے تجاوز نہ کر۔

ے بِدِل دَردِیکِہ دارَم، اَزبَرائے طَالبانِ حَق
نِمے گَردَد بیَاں، آں دَرد، اَز تَقرِیرِ کُوتاہَم
ترجمہ:۔طالبانِ حق کے لئے دل میں جو درد میں رکھتا ہوں۔وہ درد میری چھوٹی سی تقریر میں بیان نہیں ہوسکتا۔

ع بِبِیں تَفاوُتِ رَہ اَز کُجاست تا بہٖ کُجا
ترجمہ:۔دیکھ! راستہ کا فرق کہاں سے کہاں تک ہے۔

ے بَر خِلافت دِلَش بَسے مائِل
لیٖک بُوبَکرشُد دَرمیاں حَائِل
ترجمہ:۔خلافت پر اس کا دل بہت مائل تھا لیکن ابوبکر اس میں حائل ہوگیا۔

ے بِرُوزِ ہُمایُوں و سَالِ سَعِید
بتارِیخِ فَرُّخ مِیَانِ دُوعِید
ترجمہ:۔ایک مبارک زمانہ اور ایک مبارک سال میں دوعیدوں کے درمیان ایک مبارک تاریخ کو۔

ے بِگُفتْ اَحوالِ مَا بَرقِ جَہاں اَست
دَمِے پَیدا و دِیگر دَم نِہَاں اَست
ترجمہ:۔اس نے کہا کہ ہمارا حال بجلی کی طرح ہے ایک لمحہ دکھائی دیتی ہے اور دوسرے لمحہ غائب ہو جاتی ہے۔

ع بَدَاں رَا بہٖ نِیکَاں بِہ بَخشَد کَرِیم
ترجمہ:۔وہ مہربان (خدا) اچھوں کے ساتھ بروں کو بھی بخش دیتا ہے۔

ے بِخَرام کِہ وَقتِ تُو نَزدِیک رَسِید و پَائے
مُحَمَّدیَاں بَر مَنَارِ بُلَند تَر مُحکَم اُفتَاد
ترجمہ:۔(ترجمہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔

ے بِہ تَشوِیقِ قِیَامَت مَانَد اِیں تَشوِیقِ گَر بِینِی
عِلَاجے نِیست بَہرِ دَفعِ آں جُز حُسنِ کِردَارے
ترجمہ:۔یہ پریشانی قیامت بن گئی ہے اگر تو دیکھے،اس کے دور کرنے کے لئے کوئی چارہ نہیں سوائے اچھے اعمال کے۔

ے بِہِشت آنجَا کِہ آزَارے نَہ بَاشَد
کَسے رَا بَا کَسے کَارے نَہ بَاشَد
ترجمہ:۔بہشت ایسی جگہ ہے جہاں کوئی دکھ نہ ہو کسی کو کسی سے کچھ کام نہ ہو۔

ع بَرگَردَنِ اُو بِمَانَد بَرمَا بِگُذَشت
ترجمہ:۔(وہ ظلم) اس کی گردن پر رہا اور ہم پر سے گذر گیا۔

ے بَاراں کِہ دَرلَطَافَتِ طَبعَش دَرِیغ نِیست
دَر بَاغ لَالہ رُوِیَد و دَر شُورِہ بُوم خَس
ترجمہ:۔بارش جس کی پاکیزہ فطرت میں کوئی بخل نہیں وہ باغ میں تو پھول اگاتی ہے اور شورہ زمین میں گھانس پھونس۔

ے بَاراں کِہ دَرلَطَافَتِ طَبعَش خِلَاف نِیست
دَر بَاغ لَالہ رُوِیَد و دَرشُورِہ بُوم خَس
ترجمہ:۔بارش جس کی پاکیزہ فطرت میں کوئی ناموافقت نہیں وہ باغ میں تو پھول اگاتی ہے اور شورہ زمین میں گھانس پھونس۔

ع بَدنَام کُنَندِہ نِکُونَامے چَند
ترجمہ:۔چند نیک نام اشخاص کو بدنام کرنے والا۔

ع بَامُسلَماں اَللہ اَللہ بَاہِندُو رَام رَام
ترجمہ:۔مسلمان کے ساتھ اللہ اللہ اور ہندو کے ساتھ رام رام۔

ے بَا خَوِیشتَن چِہ کَردِی کِہ بَما کُنِی نَظِیرِی
حَقًّا کِہ وَاجِب آیَد زِ تُو اِحتِرَاز کَردَن
ترجمہ:۔تو نے اپنوں سے کون سا اچھا سلوک کیا ہے کہ ہم سے بھی کرے گا بخدا تجھ سے بچ رہنا لازم ہے۔

ے بِہ مَنزِلِ جَانَاں رَسَد ہَمَاں مَردِے
کِہ بِہَمِہ دَم دَر تَلَاشِ اُو دَوَاں بَاشَد
ترجمہ:۔محبوب کی بارگاہ میں وہی شخص پہنچ سکتا ہے جو ہر لحہ اس کی تلاش میں لگا رہے۔

ےبِجُز اَسِیرِیِ عِشقِ رُخَش رَہَائِی نِیست
بِدَردِ اُو ہَمِہ اَمرَاض رَا دَوَا بَاشَد
ترجمہ:۔اس کے چہرہ کے عشق کی قید کے سوا کوئی آزادی نہیں اور اس کا درد ہی سب بیماریوں کا علاج ہے۔

ے بِسُوزَد آنکِہ نَہ سُوزَد بِصِدق دَرَرہِ یَار
بِمِیرَد آنکِہ گُرِیزَندِہ اَز فَنَا بَاشَد
ترجمہ:۔خدا کرے وہ جل جائے جو دوست کی راہ میں نہیں جلتا خدا کرے وہ مر جائے جو فنا سے بھاگتا ہے۔

ے بِرَاہِ یَارِ عَزِیز اَز بَلَا نَہ پَرہِیزَد
اَگَرچِہ دَر رَہِ آں یَار اَژدَہَا بَاشَد
ترجمہ:۔اس عزت والے دوست کی راہ میں وہ کسی بلا سے نہیں ڈرتا خواہ اس یار کے راستے میں اژدہا بیٹھا ہو۔

ےبِدَولَتِ دُوجَہَاں سَرفُرُو نِمے آرَند
بِعِشقِ یَار دِلِ زَارِ شَاں دُو تَا بَاشَد
ترجمہ:۔دونوں جہان کی دولت کی طرف بھی یہ لوگ توجہ نہیں کرتے ان کا دردمند دل محبوب کے عشق میں چور رہتا ہے۔

ے بِیَامَدَم کِہ رَہِ صِدق رَا دَرَخشَانَم
بِدِلستَاں بَرَم آنرَا کِہ پَارسَا بَاشَد
ترجمہ:۔میں اس لئے آیا ہوں کہ صدق کی راہ کو روشن کروں اور دلبر کے پاس اسے لے چلوں جو نیک و پارسا ہے۔

ے بِنِگَرکِہ خُونِ نَاحَقِّ پَروَانِہ شَمع رَا
چَندَاں اَمَاں نَدَاد کِہ شَب رَا سَحَر کُنَد
ترجمہ:۔دیکھیے پروانہ کے خونِ ناحق نے شمع کو اتنی مہلت نہ دی کہ رات کو صبح میں بدل لے۔

ع بَنِی آدَم اَعضَائے یَک دِیگَرَاند
ترجمہ:۔انسان ایک دوسرے کے اعضاء ہیں۔

ع بِہ زِیرِسِلسِلِہ رَفتَن طَرِیقِ عَیَّارِی اَست۔
ترجمہ:۔ زلفوں کے سائے میں آنا چالاکی کا طریقہ ہے۔

پ

ع پَیدَا اَست نِدَا رَا کِہ بُلَند ہَست جَنَابَت
ترجمہ:۔آواز سے ظاہر ہے کہ تیری بارگاہ بہت بلند ہے۔

ع پَس اَزآنکِہ مَن نَہ مَانَم بِچِہ کَارخَواہِی آمَد
ترجمہ:۔اس کے بعد جبکہ میں زندہ نہ رہوں گا تو پھر تو کس کام کے لئے آئے گا۔

ع پَرَاگَندِہ رُوزِی پَرَاگَندِہ دِل
(مثل)
ترجمہ:۔بے کار اور مفلس ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

ت

ع تُخم تَاثِیر صُحبَت رَا اَثَر
ترجمہ:۔نطفہ اور صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

ے تُو کَارِ زَمِیں رَا نِکُو سَاختِی
کِہ بَا آسمَاں نِیز پَرداختِی
ترجمہ:۔کیا تو نے زمینی کاموں کو درست کر لیا ہے کہ آسمانی کاموں کی طرف بھی متوجہ ہو گیا ہے۔

ع تُرَا کَشتِی آوَرد و مَا رَا خُدا
ترجمہ:۔تجھے کشتی لے آئی اور ہمیں خدا۔

ع تَاتَریَاق اَزعِرَاق آوَردِہ شَوَد
ترجمہ:۔جب تک عراق سے تریاق لایا جائے

ے تَا تَریَاق اَزعِرَاق آوَردِہ شَوَد
مَار گَزِیدِہ مُردِہ شَوَد
ترجمہ:۔جب تک عراق سے تریاق لایا جائے گا سانپ کا ڈسا ہوا مردہ ہو جائے گا۔

ع تَوبِہ فَرمَایَاں چِراخُود تَوبِہ کَمتَر مِیکُنَند
ترجمہ:۔توبہ کا حکم دینے والے خود توبہ کم کیوں کرتے ہیں۔

ے تَمَتُّع زِہَر گُوشِہ یَافتَم
زِہَر خَرمَنِے خُوشِہ یَافتَم
ترجمہ:۔میں نے دور دراز ملکوں سے بھی فائدہ اٹھایا اور ہر کھلیان سے خوشہ لیا۔

ے تَرسَم نَہ رَسِی بِہ کَعبِہ اَے اَعرَابِی
کِیں رَاہ کِہ تُو مِیرَوِی بِتُرکِستَاں اَست
ترجمہ:۔اے (عرب کے) بدو مجھے خدشہ ہے کہ تو کعبہ تک نہیں پہنچے گا کیونکہ جس راستے پر تو چل رہا ہے وہ تو ترکستان کو جاتا ہے۔

ع تَا نَبَاشَد چِیزَکے مَردُم نَہ گُویَند چِیزہَا
(ضرب المثل)
ترجمہ:۔جب تک کچھ نہ کچھ نہ ہو لوگ باتیں نہیں بناتے۔

ج

ع جُویَندِہ یَابَندِہ اَست
ترجمہ:۔جو کوشش کرتا ہے وہ پالیتا ہے۔

ع جُز بِخَلوَت گَاہِ حَق آرَام نِیست
ترجمہ:۔حق (خدا تعالیٰ) کی خلوت گاہ کے سوا کہیں راحت نہیں ہے۔

ے جَان و دِلَم فِدَائے جَمَالِ مُحَمَّد اَست
خَاکَم نِثَارِ کُوچِہ آلِ مُحَمَّد اَست
ترجمہ:۔میری جان و دل محمد ﷺ کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آلِ محمد ﷺ کے کوچہ پر قربان ہے۔

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 44

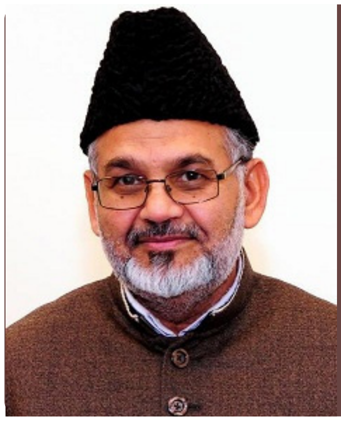

جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جماعت کے لوگوں کو قرآنی تعلیمات اور رسول خدا کے اسوہ مبارکہ پر چلنے کی تاکید فرمائی ہے کہ احباب صبر کریں اور دعائیں کریں، ’’یہی ہماری فتح کے دو بڑے ہتھیار ہیں‘‘

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ دشمن احمدیت اسی تاک میں تھا کہ ہم بھی دوسرے لوگوں کی طرح اس بہیمانہ اور وحشیانہ بربریت پر سڑکوں پر نکل آئیں گے، لوٹ مار کریں گے، حکومت کے خلاف نعرے لگائیں، ٹریفک جام کر دیں گے اور سڑکوں پر ٹائر جلائیں گے۔ ان اقدام سے یقیناً حکومت اور عوام دنوں نے متاثر ہونا تھا جس سے حکومت کو ہمارے خلاف ایک اور بہانہ مل جانا تھا۔

لیکن خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظام اور خلافت احمدیہ کے سایہ کے نیچے جماعت کا ہر فرد اپنے امام کے اشارہ پر چلنا سعادت سمجھتا ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے بھی دریغ نہیں کرتا۔ پس جماعت کے افراد کا صبر کا نمونہ اور دعاؤں کی تلقین نے زخمی دلوں پر مرہم کا کام کیا اور درحقیقت یہی ہمارا ردعمل ہے جو آج بھی ہے اور کل کو بھی یہی ہوگا۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ سانحہ لاہور کے فوراً بعد ہی جب ہمارے خلاف مزید نعرے لگائے گئے اور ہمیں واجب القتل قرار دیا گیا تو نارووال کے علاقہ میں ایک اور احمدی کو قتل کر دیا گیا اور جب اس کا بیٹا اسے بچانے کے لئے آیا تو اسے بھی شدید زخمی کیا گیا۔

خاکسار نے لکھا کہ مختلف لوگوں کے پاس مختلف اس کے حل ہوں گے لیکن میرے پاس اس کا ایک حل ہے کاش یہ بات سب کے دل میں اتر جائے کہ

خدارا مولوی کو اپنی گردن سے اتار دیں۔ خصوصاً حکومت پاکستان کو چاہئے کہ مولوی کو اپنی گردن سے اتار دے۔ مذہب اور سیاست کو الگ الگ رکھیں۔ جب تک یہ نہ ہوگا ملک میں بدامنی اور دہشت گردی رہے گی۔

ہمارے ملک میں 1974ء میں آئین میں جو تبدیلی کر کے جماعت کو ناٹ مسلم قرار دیا گیا یہ صریحاً ظلم اور قرآنی احکام کی خلاف ورزی ہے۔ اسلام تو لَآ اِكۡرَاهَ فِي الدِّيۡنِ کہہ کر ہر ایک کو مذہب کی کھلی اجازت دیتا ہے۔ کسی سیاسی لیڈر، حکومت کو خدا نے یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ کسی کے مذہب کے معاملے میں دخل اندازی کرے یہ معاملہ بندے اور خدا کے درمیان ہے۔

آخر میں خاکسار نے لکھا کہ

ہم تو محبت کے سفیر ہیں۔ ہم سب کو یہ بات پہنچانا چاہتے ہیں کہ ہم محبت اور پیار اور امن کی تعلیم دیتے ہیں کیونکہ یہی اسلام کی تعلیم ہے اور یہی ہمارے پیارے رسول ﷺ کی تعلیم ہے اور یہی آپ کا اسوہ حسنہ تھا۔ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ یہ آواز بلند کرتا ہے۔

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

خاکسار اس وقت ایک اخبار ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس کا ایک مضمون بھی یہاں نقل کرتا ہے جو اس عنوان سے ہے۔ ’’ہم سب منافق ہیں‘‘ یہ مضمون مذکورہ بالا اخبار کی 11 جون 2010ء صفحہ 3-4 کی اشاعت میں ہے جو بات خاکسار نے اپنے مضمون میں لکھی ہے بعنوان ’’محبت کے سفیروں سے ایسا سلوک‘‘ اس کی تصدیق بھی اس مضمون سے بخوبی ہوتی ہے۔

اپنے لوگوں اور اپنی قوم کے بارے میں منفی باتیں کرنا اچھا نہیں لگتا لیکن کیا کیجئے، اپنے لوگ اور اپنوں کی طرف سے بار بار ہمیں چیلنج ملتا ہے۔ لاہور کے دو مقامات پر دہشت گردوں نے جس طرح درجنوں احمدیوں کو قتل کیا ہے اس پر کچھ وقفے کے لئے قوم تو ششدر دکھائی دی سوائے سنگ دل مولویوں کے۔

ہم نے اس واردات کے اگلے دن کے پاکستانی اخبار غور سے پڑھے کہ شاید کسی بڑے بریلوی، وہابی، دیوبندی یا اہل حدیث مولوی کی طرف سے اس واقع کی مذمت کی گئی ہے۔ نفرت پھیلانے اور فرقوں کو باہم لڑانے والے تنگ نظر اردو اخباروں میں ہمیں قاضی حسین احمد، سید منور حسن، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، حضرت علامہ طاہر القادری اور مولانا منیب الرحمن سمیت صف اول کے کسی مولوی کا کوئی بیان ہمیں دکھائی نہیں دیا۔ چند مولویوں کا ایک مشترکہ بیان جماعت اسلامی کے اخبار ’’امت‘‘ میں تھا کہ ’’ان لوگوں‘ کے شدید باہمی اختلافات ہیں، ہوسکتا ہے کہ ’’ان‘‘ ہی کے ایک گروہ نے دوسرے گروہ پر حملہ کیا۔ ایک اور خبر میں ایک ’’عبادت گاہ‘‘ کے بارے میں شہید ہوتے ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ تاہم ان کی خاموشی سے ہمیں تاثر ملا کہ دہشت گردوں کی کھیپیں برآمد کرنے والے ان مولویوں کو سانپ سونگھ گیا ہے۔

بحیثیت وزیراعلیٰ شہباز شریف نے کچھ ’’اں، اوں‘‘ کی۔ ہلاک ہونے ولاے مظلوم انسانوں کو انہوں نے شہید بھی نہیں کہا۔ انہوں نے جس انداز میں اظہار ہمدردی کیا اس سے لگتا تھا کہ حبیب جالب اور فیض کی شاعری دریافت کرنے والا یہ سیاستدان خوفزدہ ہے اور ایک مخصوص طبقے کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ ایک صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ شہباز شریف ہلاک شدگان کو ’’شہید‘‘ قرار نہیں دے سکتا تھا تو کم از کم انہیں ’’جاں بحق‘‘ ہونے والے تو کہہ سکتا تھا۔ شریف برادران کے رویے سے ان کی مخفی ابن الوقتی کا پردہ چاک ہو رہا تھا۔ یہ دیکھتے ہوئے چند دن بعد بڑے ’’شریف‘‘ بھائی نے ’’احمدیوں‘‘ کو اپنا بھائی قرار دے کر ان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کیا جس پر بعض احمدی حضرات کو تو سکون آ گیا لیکن انتہا پسند مولویوں نے گلے پھاڑ پھاڑ کر نواز شریف کے خلاف مذمتی بیانات داغنے شروع کر دیئے۔ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

ٹیلی ویژن پر خبریں پڑھنے والے اور اخبارات میں خبریں لکھنے والے مظلوم ہلاک شدگان کو ’’شہید‘‘ اور ان کی عبادت گاہ کو ’’مسجد‘‘ قرار دیتے ہوئے گھبرا رہے تھے۔ ہمارے لئے یہ رویہ حیران کن تھا اس لئے کہ موجودہ حکومت تو دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے دور میں میڈیا آزاد ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر میڈیا آزاد ہے تو سارا میڈیا ایک ہی زبان کیوں بول رہا تھا؟ ’’عبادت‘‘ کے دوران قتل کئے جانے والوں کے ساتھ ہمدردی کے اظہار کا یہ حیران کن طریقہ تھا چنانچہ اس یک زبانی کی وجہ معلوم کی گئی۔ پتا چلا کہ تعزیرات پاکستان کے ضیاء الحق کے نافذ کردہ بعض احمقانہ قوانین کے تحت وہ اگر ’’شہید‘‘ اور ’’مسجد‘‘ جیسے الفاظ استعمال کرتے تو قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے جس کی سزا قید اور جرمانہ ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے اقتدار کی خاطر اگر مولویوں کے ساتھ سمجھوتہ کیا تھا تو ضیاء الحق نے بھی اپنے اقتدار کو طول دینے کی غرض سے پوری قوم کو اپنے قانون کے ذریعے منافق بنا کر چھوڑ دیا۔ نام نہاد صاف ستھرے اور شفاف انسانوں کی سرزمین پاکستان سے ان دنوں جو سڑاند ابھر رہی ہے ساری دنیا اس پر انگشت بدنداں ہے۔

ڈبل یا سنگل ایجنٹ خالد خواجہ کی ہلاکت پر افسوس کرنے والے، ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی معصومیت کی قسمیں کھانے والے، گوانتاناموبے یا ابو غریب کے قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی پر ہمدردی کا اظہار کرنے والے، فیس بک کی ناپاک جسارت پر غصے میں اپنے ہی املاک کو نذر آتش کرنے والے تقریباً ایک سو افراد کے بہیمانہ قتل پر اس طرح خاموش تھے جیسے جو کچھ ہوا، درست ہوا ہو۔ ہم نے اس سانحے کے بعد ردعمل کا تماشہ دیکھا تو اپنی قوم کی مجموعی ذہنی کیفیت کا کچھ کچھ اندازہ ہوا۔ دہشت گردی کی اس واردات میں اجتماعی قتل کی ذمہ داری تحریک طالبان پاکستان نے قبول کی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان میں مذہبی منافرت کی بنیاد پر قتل کرنے والی یہی ایک تنظیم ہے؟ جب مغرب میں مسلمانوں کی پروفائلنگ ہوتی ہے برقعے پر پابندی عائد کی جاتی ہے اور مساجد پر مینار تعمیر کرنے کی مخالفت کی جاتی ہے تو مسلمان چیخ اٹھتے ہیں۔ پاکستان میں ایک نیم تعلیم یافتہ ڈاکٹر عامر لیاقت حسین پورے ایک گروہ کو واجب القتل قرار دیتا ہے اور اس خطبے کے نتیجے میں انسانی خدمات کرنے والے ڈاکٹر قتل کر دیئے جاتے ہیں تو نہ قانون حرکت میں آتا ہے اور نہ ہی قوم اس ظلم پر احتجاج کرتی ہے۔

ایک آدھ آواز اگر کسی کونے سے احتجاج کی بلند ہو جائے گی تو آواز لگانے والا بھی مرتد قرار پاتا ہے۔ یہ مذاق اگر کسی فرد گروہ یا طاقت کو فائدہ پہنچانے کے لئے جاری رکھا گیا تو ہمارے خیال میں اسے اب بند ہو جانا چاہئے کیونکہ ضیاء الحق کو جہنم واصل ہوئے تین عشرے ہو چکے ہیں۔ ہم بار بار کہنے کے لئے تیار ہیں کہ جب مذہب کو ریاست پر مسلط کرو گے تو جنونی ہی پیدا ہوں گے۔ انگور کی بیل میں سیب نہیں لگتے۔ پاکستان میں انتہاء پسندی ختم کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ مذہب کو دوبارہ انفرادی ضرورت قرار دیا جائے اور ریاست کو سیکولر بنیادوں پر چلایا جائے تب ہی پاکستان ایک جدید فلاحی ریاست بن کر اقوام عالم میں روشن خیال اور

اعتدال پسند ملک بن کر ابھر سکتا ہے۔ بصورت دیگر مسالک اور مذاہب کے درمیان اختلافات ہمیں اس خانہ جنگی کی طرف لے جائیں گے جس کی تمنا، خواہش اور کوشش بعض عالمی طاقتیں کر رہی ہیں۔‘‘

پاکستان جرنل نے اپنی 11 جون 2010ء صفحہ 14 کی اشاعت میں خاکسار کے مضمون بعنوان ’’محبت کے سفیروں کے ساتھ یہ سلوک‘‘ میری لینڈ کے ایک احمدی دوست خالد سولنگی صاحب کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ دوست امریکہ کے تھے اور ان دنوں لاہور میں تھے جہاں احمدیوں پر ہونے والے حملے میں جاں بحق ہو گئے۔ یہ اخبار ہیوسٹن ٹیکساس سے نکلتا ہے۔

نفس مضمون بالکل وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے اوپر درج ہو چکا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 11 جون 2010ء صفحہ 22 پر پورے صفحہ پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ یہ خبر لاہور میں جماعت احمدیہ کی 2 مساجد پر دہشت گردی کے بہیمانہ حملے کے بارے میں۔

تصاویر میں ایک تصویر مسجد کے ساتھ والی جگہ دکھائی گئی ہے جہاں بموں کے حملہ کی وجہ سے گاڑیاں اور عمارتیں منہدم ہو رہی ہیں اور لوگ سہمے ہوئے ہیں۔ دوسری تصویر میں ایدھی کے ورکرز ایک شخص کو سٹریچر پر لے جاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں جو انہیں ہسپتال لے جا رہے ہیں۔

خبر میں تفصیل کے ساتھ لاہور میں دو احمدی مساجد پر وحشیانہ اور سفاکانہ حملے کی تفصیل ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 11 جون 2010ء میں ہماری خبر اس شہ سرخی کے ساتھ شائع کی

’’جماعت احمدیہ کی 2 مساجد پر لاہور میں دہشت گردوں کا حملہ قریباً 96 افراد راہِ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور ایک سو سے زائد زخمی

WSS NEWS
WESTSIDE STORY NEWSPAPER
Sharing The Quest for Excellence
Thursday, March 14, 2013 · Volume 27 No. 4
Continued from the front page
Chino Imam Nasir Meets Sierra Leone President
Chino Imam Nasir Meets Sierra Leone President During West African Tour and Ahmadi Muslim Convention

’’دنیا کا کوئی دہشت گرد دنیا کی کوئی طاقت یا حکومت جماعت کی ترقی میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتی۔‘‘ امام شمشاد احمد ناصر

یہ اخبار نیویارک سے نکلتا ہے اور یہاں پر بہت سارے مسلمان، پاکستان اور انڈین نیز بنگلہ دیشی کمیونٹیز ہیں جو اردو اخبارات کو کثرت سے پڑھتی ہیں۔

اس اخبار نے ہماری مندرجہ بالا خبر کو تفصیل کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ چینو (نیوز ڈیسک) مسجد بیت الحمید میں جماعت احمدیہ کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے یہاں کے مبلغ اور مشنری امام سید شمشاد احمد ناصر نے لاہور میں احمدیہ مساجد پر حملہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ لاہور میں ان کی دو مساجد پر دہشت گردوں نے حملہ احمدیت کی مخالفت میں کیا ہے۔

ایک لمبے عرصہ سے یہ لوگ جماعت کے افراد کو قتل کرنے کی دھمکیاں بھی دے رہے تھے۔ جس کا حکومت یا پاکستان اور ذمہ دار افراد کو قبل ازیں نوٹس بھی دیا جاتا رہا۔ لیکن افسوس ہے کہ حکومت نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی، بلکہ جائے حادثہ پر پولیس بہت دیر سے پہنچی اور پھر کوئی خاص جرأت کا مظاہرہ بھی نہیں کیا۔ تفصیلات بیان کرتے ہوئے امام شمشاد نے کہا کہ ہمیں مذہبی منافرت کا نشانہ 1974ء سے بنایا جا رہا ہے۔ جبکہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دیا۔ اس کے بعد ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے مشہور بدنام زمانہ آرڈیننس XX 1984ء میں جاری کیا جس کے تحت احمدیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کر دیا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آئے دن احمدیہ جماعت کے افراد ظلم و تشدد کا نشانہ بنتے چلے آرہے ہیں۔ سینکڑوں افراد اب بھی جیلوں میں ہیں اس کے ساتھ ساتھ افراد جماعت کی ٹارگٹ کلنگ بھی جاری ہے۔ جماعت کے ذمہ دار افراد اور پڑھے لکھے افراد اور اسی طرح وہ افراد جو عوام کی بے لوث خدمات بجالا رہے ہیں جیسے ڈاکٹرز، اساتذہ کرام کو بھی مذہبی تعصب اور نفرت کا نشانہ بنا کر مخالفین احمدیت، قتل کرتے چلے آرہے ہیں۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ ان قتل کے واقعات کے پیچھے اور احمدیوں کے جیلوں میں ڈالے جانے کا بڑا سبب وہی آرڈیننس اور قانون ہے جس کے تحت ہر شخص اس غیر انسانی قانون کی ننگی تلوار کو لے کر ہمارا سرکاٹ سکتا ہے اور جس سے ہماری جماعت کے لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اگرچہ ایسے واقعات دوسروں کے ساتھ بھی ہو رہے ہیں لیکن ہمارے ساتھ اس غیر انسانی سلوک کی وجہ حکومتی قانون ہے جو 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے پاس کیا اور تشدد کرنے والوں کو اس قانون کی پشت پناہی حاصل ہے۔ جب تک یہ قانون نہیں بدلا جائے گا یہ تشدد اس طور پر جاری رہے گا۔

امام شمشاد نے بتایا کہ گزشتہ جمعہ کو جب یہ واقعہ ہوا تھا عین اسی وقت جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ اور روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے جماعت کے تمام افراد کو جو دنیا کے 195 ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں صبر اور دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ امام جماعت احمدیہ نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان میں جماعت کے خلاف حالات بہت خراب ہیں اور اس کی وجہ صرف حکومتی قانون ہے جس کی پشت پناہی میں مخالفین احمدیت، احمدیوں پر ظلم کرتے چلے آرہے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے واضح کیا کہ جماعت احمدیہ مکمل طور پر پرامن جماعت ہے اور اس سانحہ کی وجہ سے وہ کوئی ایسا ردعمل نہیں دکھائے گی جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو یا حکومتی قانون کے خلاف ہو۔ ہم نے اپنا معاملہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا ہے۔ اس لئے تمام ممبران جماعت صبر کا نمونہ دکھائیں اور دعاؤں پر زور دیں۔‘‘

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 14 جون 2010ء صفحہ A9 پر خاکسار کا مضمون انگریزی زبان میں شائع کیا۔ جس کا عنوان اخبار نے خود یہ لگایا۔

Voilence Sanctioned by Pakistan

دہشت گردی کی پشت پناہی حکومت پاکستان کر رہی ہے

یہ دراصل خاکسار کا وہ مضمون ہے جو اس سے قبل اردو اخبارات میں شائع ہوا تھا جس کا عنوان ہے ’’محبت کے سفیروں کے ساتھ یہ سلوک‘‘ اس مضمون میں چونکہ 1974ء میں پاکستان کی اسمبلی کا احمدیوں کے خلاف قانون پاس کرنا کہ وہ سیاسی اغراض کی خاطر غیر مسلم ہیں اور پھر 1984ء میں جنرل ضیاء کے XX آرڈیننس کی وجہ سے جس سے احمدیوں کو ان کے تمام بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا اور خلاف ورزی پر قید اور جرمانوں کی سزا ہے۔ نیز اس قانون کی وجہ سے دہشت گردوں کے ہاتھ میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ننگی تلوار مل گئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جب چاہیں احمدیوں کو قتل کر دیں۔ اس قانون کی وجہ سے اخبار نے مندرجہ بالا ہیڈ لائن لگائی ہے۔

الانتشار العربی نے جو کہ عربی اخبار ہے اپنے انگریزی سیکشن میں خاکسار کا مضمون بعنوان

How the Ambassaders of Love Treated. By Imam Shamshad Nasir

’’محبت کے سفیروں کے ساتھ یہ سلوک‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی عربی سیکشن کی 17 جون 2010ء صفحہ 18 کی اشاعت میں عربی زبان میں خاکسار کے مضمون کا خلاصہ شائع کیا ہے جو کہ سانحہ لاہور سے متعلق ہے۔ جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 17 جون 2010ء صفحہ 18 پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ اس عنوان سے مضمون شائع کیا ہے۔

امام (المہدی) مرزا غلام احمد کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت

اس مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصانیف سے تحریرات شامل اشاعت ہیں جن میں آپ نے شرح و بسط کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک ہونے اور خدا تعالیٰ سے محبت کے بارے میں ہے۔ آخر میں عربی زبان میں چند اشعار بھی اسی مضمون پر دلالت کرتے ہیں۔ مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی درج ہے۔

دی انڈین ایکسپریس نے اپنی اشاعت 18 جون 2010ء صفحہ 17 پر قریباً پورے صفحہ پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ سانحہ لاہور کی خبر شائع کی ہے۔

ایک بڑی تصویر میں جماعت احمدیہ لاس اینجلس کے احباب بیٹھے ہیں۔ جبکہ دوسری تصویر مسجد بیت الحمید کی ہے۔ اس خبر کی شہ سرخی یہ ہے:

چینو کی مسجد میں احمدی احباب سانحہ لاہور کی وجہ سے افسردہ اور غم

زدہ ہیں۔

خبر کی تفصیل قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات کے حوالے سے اوپر گزر چکی ہے۔

اس خبر میں بھی حضور انور کی جماعت کو ہدایت کہ صبر اور دعاؤں سے کام لیں کو بیان کیا گیا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 18 جون 2010ء صفحہ 14 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’وطن عزیز میں جاہلیت کا عروج‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا:

’’جاہلیت بہت بری چیز ہے جس سے انسان تاریکی ہی میں رہتا ہے اسی لئے علم کو نور کہا گیا ہے۔ وطن عزیز میں جاہلیت اس عروج پر پہنچ چکی ہے کہ یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ کس طرح ہمارے اہل وطن اس سے باہر نکل سکتے ہیں۔

اخبارات میں کالم نویس بھی اس بات کو بار بار پیش کر رہے ہیں لیکن کوئی بات بھی دلوں پر اثر نہیں کر رہی۔ اس جہالت کی ایک تازہ مثال سنئے! یہ مثال روزنامہ جنگ 5 جون 2010ء کی اشاعت میں ہے

اسلام آباد (عمر چیمہ) لاہور میں حالیہ دہشت گردی کے دوران زندہ بچ جانے والے حملہ آور عبداللہ کو اس کے ماسٹر مائنڈز نے یہ ذہن نشین کرایا تھا کہ خاکوں کے معاملے کے پیچھے قادیانی ملوث ہیں اور مثالی سزا کے مستحق ہیں اور اسے اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ ’’مشن‘‘ پر بھیجا گیا تھا‘‘

یہ جہالت کی انتہاء ہے۔ یہ جماعت احمدیہ پر سراسر جھوٹا اور ناپاک الزام ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد نَعُوْذُ بِاللّٰہِ، نَعُوْذُ بِاللّٰہِ، خاکوں کے کیس میں ملوث ہیں۔ بالفاظ دیگر یہ بتایا گیا کہ احمدی حضرات رسول خدا ﷺ کی توہین کرتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔ بلکہ میں تو یہ دعا لکھ رہا ہوں کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَ۔

یہ تو صرف ایک عبداللہ پکڑا گیا اور اس نے یہ بات ظاہر کر دی، پتہ نہیں کتنے اور عبداللہ ہوں گے جن کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک رہی ہو گی اور وہ بھی یہی سمجھتے ہوں گے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ احمدی حضرات رسول اللہ ﷺ کی ہتک کرتے ہیں۔

اس لئے یہ عاجز بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات سے کچھ پیش کرے گا تا کہ کسی طرح جہالت کو دور کیا جا سکے اور اس خیال کی تردید ہو سکے کہ احمدی آنحضرت ﷺ سے کس طرح پیار اور محبت رکھتے ہیں۔ اور آپؐ پر اپنے آپ کو کس طرح فدا کرنے پر تیار ہیں۔ احمدیوں سے بڑھ کر کون ناموسِ رسالت دکھائے گا؟!

عبداللہ پر یہ بات خوب واضح ہو چکی ہو گی کہ جب انہوں نے گرنیڈ پھینکے اور بموں سے حملہ کیا اس وقت ہماری مساجد کے لیڈروں سے انہوں نے ضرور یہ آواز سنی ہو گی کہ:

سب درود شریف پڑھیں اور پھر عبداللہ نے سب احمدی حضرات کے مونہوں سے درود شریف بھی سنا ہو گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

کیا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ رسولؐ کی ہتک کرنے والے اور خاکوں میں ملوث لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے ہیں؟

چند اقتباسات حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے

1۔ ’’جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ کو برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آپ پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے۔ ان سے ہم کیونکر صلح کر لیں؟‘‘

2 ’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ اور احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس کے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔‘‘

3۔ فرمایا: ’’اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو وَاللّٰہِ ثُمَّ وَاللّٰہِ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور توہین سے جو ہمارے رسول کریمؐ کی گئی دکھا۔‘‘

خاکسار نے مضمون کے آخر میں 1974ء میں بننے والی قانون جس میں جماعت احمدیہ کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا کا ذکر کیا ہے۔ جس کی وجہ سے حکومتی کارندے، پولیس اور مولوی حضرات جماعت کے خلاف مقدمات درج کراتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ امام جماعت احمدیہ نے بارہا فرمایا ہے کہ ہم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خود ان کو عبرت ناک سزا دے گا اور جماعت کی ترقی میں یہ قوانین کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکیں گے۔

اصل بات یہ ہے کہ کیا کسی حکومت اور اسمبلی کو کسی کے مذہب میں دخل اندازی کی اجازت ہے؟ کیا ہمیں حکومت سے اپنے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ چاہئے۔ پھر قومی اسمبلی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بھٹو حکومت کے بارے میں ضیاء نے قرطاس ابیض شائع کیا تھا وہ پڑھ لیں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 18 جون 2010ء صفحہ 11 پر 2 تصاویر کے ساتھ خاکسار کا مضمون بعنوان ’’محبت کے سفیروں کے ساتھ یہ سلوک‘‘ شائع کیا ہے۔ ایک تصویر لاہور کی احمدیہ مسجد پر حملہ کی ہے دوسری میں کچھ پولیس کے افراد کارروائی کرتے نظر آرہے ہیں۔

نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔

پاکستان لنک میں 18 جون 2010ء کی اشاعت صفحہ 7 پر ایک تجزیہ نگار محترمہ ڈاکٹر مہ جبین اسلام صاحبہ نے ایک مضمون لکھا ہے۔ اس میں ایک تصویر بھی شامل اشاعت ہے جس میں سانحہ کے مقتولین کی تدفین ہو رہی ہے۔

اس مضمون کا عنوان ہے Are we Unjust People

کیا ہم ناانصاف لوگ ہیں مصنفہ محترمہ نے یہ مضمون تولیدو اوہایو سے لکھا ہے۔ وہ لکھتی ہیں:

’’کیا ہم ناانصاف لوگ ہیں؟‘‘

سو سے زائد احمدیوں کا دوران عبادت قتل پر پاکستانی قوم کا احتجاج، افراد کی خاموشی، بہت ہی کم اور جلد بھول جانے والا تھا۔ صرف چند دن

VALLEY DAILY BULLETIN

A12 FAITH

Saturday + Sunday, March 16 - 17, 2013 » MORE AT FACEBOOK.COM/DAILYBULLETIN AND TWITTER.COM/IVDAILYBULLETIN

FROM THE PULPIT

Good news! The Messiah has come

By Imam Shamshad A. Nasir
Guest Columnist

All the major world religions have prophesized — and their followers are fervently awaiting — the coming in the latter days of a great teacher to reform the people and usher in an era of spiritual salvation. We the members of the worldwide Ahmadiyya Muslim Community (now in 202 countries) also believe in the prophecies of Moses, Jesus, Muhammad and other great spiritual teachers (peace be upon them all) who have all proclaimed the coming of just such a divine reformer and savior.

The difference is that Ahmadi Muslims believe that such a reformer has already come to the world, and that peace and salvation are freely attainable simply by realizing who this person was and accepting him, and by accepting and following the person this reformer wholeheartedly championed and followed: the Holy Prophet Muhammad (peace and blessing of God be upon him).

In this great reformer's advent, God's promise of the Second Coming of Jesus (and all other Second Comings expected in other religions) was fulfilled, as was the promise to all Muslims of the coming of their Imam Mahdi, or guided spiritual leader. The good news for both religions is that their expectations of the coming of the Messiah and the Mahdi were fully realized in one person: Mirza Ghulam Ahmad (1835-1908) of Qadian, India.

BAITUL HAMEED MOSQUE
11941 Ramona Ave., Chino
909-627-2252
Friday sermon in English 1:30 p.m., five daily prayers, call for times

In one of his more than 80 books in defense of Islam, Mirza Ghulam Ahmad stated: "I am the Light of this dark age. He who follows me will be saved from the pit which is prepared for him by Satan." Furthermore, Mirza Ghulam Ahmad stated that God would show countless divine signs in favor and support of his truth and his claims, and that these signs and the passage of time would clearly demonstrate who was the true reformer from God.

As Jesus is a holy figure common to and revered in both Islam and Christianity, let me explain the Ahmadiyya Muslim take on Jesus. We believe that Jesus (pbuh) was the Israelite messiah sent by God 2,000 years ago to "gather the Lost Sheep of the House of Israel" which he himself states in Matthew 15:24 to be his only mission.

To Ahmadi Muslims, it is unthinkable that he could fail in that mission, that God would not deliver him from his enemies but instead let him die on the cross as an accursed imposter and proven liar in his claim of being God's messiah for the Israelites. This is precisely why his opponents wanted him crucified in the first place — to prove he was a false messiah! It is the main reason the Jews did not accept him. They even tell him when he is on the cross that if he comes down off it, they will believe in him. It is only later interpretations of the event by Paul and Pauline Christians that transforms the presumed death of Jesus on the cross from being a sign of his failure to the sole reason for his advent!

The Ahmadiyya Muslim perspective is that God sends prophets and messiahs as physicians for the soul, commissioned to cure the spiritually sick. All those who thirst for God's truth and healing are drawn to such divinely-guided fountains of reformation and redemption, and are thus rewarded with a new spiritual rebirth. This has always been the way God works in the world to save mankind.

For this reason, Ahmadi Muslims do not believe Jesus died an accursed death on the cross. Nor do Ahmadi Muslims believe that Jesus is God or the literal son of God or that he was lifted bodily alive to heaven to sit at the right hand of God. Jesus is certainly in heaven, but his body is here on earth. In fact, there is overwhelming evidence to suggest that Jesus is buried in a Jewish-style sepulcher in the town of Srinagar in Kashmir, where Jesus was finally laid to rest after spending decades of his life after surviving the crucifixion, working to fulfill his mission to gather and preach to the Lost Sheep of Israel. (To learn more, go online to: www.TombofJesus.com or go to YouTube and type in "10 Lost Tribes" and "Jesus in India" and you will see over 75,000 entries combined on these two subjects alone. And watch the BBC documentary on YouTube called "Did Jesus Die?")

As much as it may pain most Christians and Muslims, the truth is that no one will ever see Jesus physically return to earth in his Second Coming for exactly the same reason the prophet Elijah never physically returned to earth in his Second Coming. Jesus made it clear to all who would listen that second advents occur metaphorically through other people, explaining that John the Baptist was the spiritual return of Elijah. *In exactly the same way, the return of Jesus has already happened through Mirza Ghulam Ahmad,* who founded the Ahmadiyya Muslim Community on March 23, 1889.

He came as a thief in the night, yet his advent started a movement of spiritual reform and regeneration within Islam that has reached 202 countries and attracted tens of millions of devoted followers from all walks of life and virtually every religious and philosophical persuasion. The unifying ideas of Islam are simple: God is One, there is none worthy of worship except God, Muhammad is the messenger of God, and the Holy Quran is God's final and complete guidance for all mankind. Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah and Mahdi, came to reignite these truths in the hearts of Muslims and all mankind. These truths are epitomized in the motto of the Ahmadiyya Muslim Community: "Love for All — Hatred for None.

بعد اسرائیل میں 20 کارکنان کا قتل ہوا تو پوری پاکستانی قوم آگ بگولہ ہوگئی۔ پولیس پر پتھراؤ، گاڑیوں اور جائیدادوں کا جلاؤ ہوا۔ کراچی میں احتجاجی لوگوں میں مکمل پردہ دار خواتین کے ساتھ بچے بھی پولیس کی واٹر (پانی والی) توپوں اور لاٹھیوں کا سامنا کر رہے تھے۔ کیا تصویر کے اس رخ میں واقعی کوئی غلطی ہے یا صرف میری رائے ہے۔

مجھے حیرانگی ہوتی ہے کہ خبریں پڑھنے والے، احمدیوں کی مساجد کو عبادت گاہ کیوں بولتے ہیں؟ ایک اشارہ ملا اور غور کیا اور سمجھا کہ صرف اور صرف نفرت۔ ایک احمدی کو مسلمان بولنا اور ان کی عبادت گاہوں کو مساجد بولنا ایک صحافی کو احمقانہ توہین رسالت کے قانون کے تحت لاتا ہے۔

احمدیوں کو قانونی طور پر غیرمسلم قرار دینے والا حاکم ذوالفقار علی بھٹو تھا۔ اس نے یہ واضح طور پر اپنے سیاسی مفادات کو حاصل کرنے کے لئے کیا اور پھر سعودی عرب اس میں معاون و مددگار بنا۔

بھٹو کی تحریک کی سیاسی مصلحت 1974ء میں واضح ہوئی۔ اگر یہ بدعت اور کفر تھا تو بنیادی حقوق کا خوف پیدا ہونے لگ گیا۔

یہ پاکستان جیسے مجرمانہ ملک میں بہت ہی کامیاب ہو گیا کیونکہ اس میں اپنے ہی لوگوں کا قتل عام ہوتا ہے۔ بے شک پاکستان کے تحریکِ طالبان قتل عام کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں۔ اس کے باوجود پاکستان میں نفرت پسند لوگوں کی کمی نہیں ہے۔

مسلمان اور پاکستانی اس وقت احتجاج کرتے ہیں۔ جب ان کو مغرب میں تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جب مساجد نشانہ بنتی ہیں اور ہم بھی نفرت آمیز جرائم کی ندی میں بہتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن گھروں میں ہم عامر لیاقت جیسے گھٹیا انسان کا استقبال کرتے ہیں۔ جو اپنی ایک ہی نشست میں ہزاروں انسانوں کا صفایا کر جاتا ہے۔ ان کو قتل کرنے کے لئے ابھارنے کے ذریعے۔ کہ احمدی واجب القتل ہیں۔ اس کے دو دن کے اندر اندر ایک ایسے احمدی ڈاکٹر قتل کر دیئے گئے جو بہت سی غریب عوام کی خدمت بجا رہا ہے تھے۔ اور ان کا قاتل فرار ہو گیا۔ ایک اور نفرت آمیز

بقیہ صفحہ 11 پر

رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن۔ لندن

برکینافاسو کے گاؤں باما میں مسجد کا افتتاح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اگرچہ مختلف طبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف قسم کے مدّعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدّعا جو خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) یعنی میں نے جنّوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس فرمایا کہ اس آیت کی رُو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

آج دنیا کے کونے کونے میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کے عبادت گزار بندے پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ دل و جاں سے کوشاں ہے۔عبادت کے لئے عمدہ او رساز گار ماحول، سادہ اور صاف ستھری مساجد کا قیام ایک پروگرام کے تحت ساری دنیا میں چل رہا ہے۔ مغربی افریقہ کے ملک برکینافاسو میں بھی خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے عمدہ اور ساز گار ماحول پیدا کرنے کی خاطر مساجد کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ سال رواں میں کئی نئی مساجد کا افتتاح عمل میں آچکا ہے۔ امسال جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے موقع پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت مکرم محمد شریف عودہ صاحب کو بطور مرکزی نمائندہ مقرر فرما کر برکینا فاسو بھجوایا۔ آپ نے 21/ مارچ 2022ء کو برکینا فاس پہنچے اور چار اپریل تک قیام کیا۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد آپ نے برکینا فاسو کی مختلف جماعتوں کے دورے کئے اس دوران میں کئی ایک مساجد کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ ان میں سے تیسری مسجد بوبو جلاسو ریجن کے قصبہ باما BAMA کی بھی۔ بوبو جلاسو سے تیس کلومیٹرز کے فاصلے پر برلب سڑک باما کا قصبہ واقع ہے۔

بوبو جلاسو سے صبح گیارہ بجے باما BAMA کے لئے روانگی ہوئی۔ مین ہائی وے کے ساتھ ہی جماعت کا ملکیتی پلاٹ ہے جس پر یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ جب باما پہنچے تو خدام کی ایک ٹیم نے وفد کا بھر پور استقبال کیا۔نعرہ ہائے تکبیر کی صداؤں میں مہمانوں کو سٹیج تک لایا گیا۔ مقامی احمدی احباب اور دیگر مہمانوں کی ایک بڑی تعداد اس بابرکت تقریب میں شامل ہونے کے لئے موجود تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو جماعت کے مبلغ مکرم وارویحییٰ صاحب نے کی اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں صدر جماعت باما نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا کہ آپ اتنی دُور ان کے قصبہ میں تشریف لائے۔ اس کے بعد ریجنل صدر صاحب نے مہانوں کی آمد اور اس جماعت میں ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر پر اظہار تشکر کیا۔

مہمان خصوصی کا خطاب

مکرم محمد شریف عودہ صاحب نے اس موقع پر ایک پر تاثیر خطاب کیا۔ آپ نے کہا مساجد کی رونق عبادت گزاروں سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مساجد حقیقی عبادت گزاروں سے پُر رہتی ہیں۔ آپ نے غیر احمدی مہمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر سنجیدگی سے غور کرنے اور دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی مانگنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانے کا مامور آچکا ہے اور اب اسی کے ساتھ چمٹنے سے ہی راہ نجات وابستہ ہے۔ آپ نے بیعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے اپنے زمانہ کے مامور کو نہ پہچانا اور وہ اسی طرح اس جہاں سے گزر گیا تو وہ ایک جہالت کی موت مرا۔ اس لئے ہمیں ایسی جہالت کی موت سے پناہ مانگنی چاہئے۔

اس کے بعد آپ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینافاسو کے ساتھ مسجد کے دروازے کی طرف تشریف لے گئے جہاں افتتاح کا علامتی فیتہ کاٹ کر آپ نے دعا کروائی۔ اس کے ساتھ ہی لوگ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز ظہر ادا کی گئی۔

نماز ظہر کے بعد مکرم عودہ صاحب نے حاضرین مجلس کے سوالات کے جوابات دئے۔ یہ پروگرام ایک گھنٹہ جاری رہا۔ آپ کی تقاریر کا مقامی زبان جولا میں رواں ترجمہ جماعت کے مبلغ مکرم دارابو الحسن صاحب نے کرنے کی توفیق پائی۔ بعد ازاں تمام احباب اور مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو مقامی جماعت نے اپنی مدد آپ کے تحت بنایا تھا۔

مسجد کا تعارف

باما کی مسجد کا سنگ بنیاد معلم مکرم سادابو صاحب نے 2018ء میں رکھا تھا۔ دراصل اس جگہ جماعت کی مخالفت کافی کی جارہی تھی اور جماعت کے پلاٹ پر قبضہ کرنے کی کوشش بھی تھی۔ لیکن جب مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو مخالفین کا زور ٹھنڈا پڑ گیا۔مسجد کی زمین بھی محفوظ ہوگئی اور آہستہ آہستہ جماعت ترقی کرنے لگی۔ تاہم وسائل کی کمی وجہ سے مسجد مکمل نہ ہوسکی۔

گزشتہ سال 2021ء میں امریکہ میں رہنے والے برکینافاسو کے ایک احمدی دوست مکرم موسیٰ ZINA صاحب نے اس مسجد کی تعمیر کا ذمہ لیا۔ اس پر ان کی اہلیہ محترمہ نے اس کام کی تکمیل کے لئے ساڑھے سات ملین فرانک سیفا کی رقم اس مسجد کی تعمیر پر خرچ کی اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اس مسجد میں 220 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ایک مینار بھی تعمیر کیا گیا ہے جس کی بلندی 17 میٹرز ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ واش رومز اور وضو کے لئے جگہ مختص کی گئی ہے۔ مسجد میں ایم ٹی اے نصب ہے اور اذان کے لئے ساؤنڈ سسٹم بھی لگایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو نور اور ہدایت کا ذریعہ بنا دے اور اہل علاقہ اس سے مستفید ہوسکیں۔

رپورٹ: نصیر احمد شاہد۔مشنری انچارج فرانس

فرانس میں اسلام احمدیت کے پیغام کی تبلیغ

اللہ تعالیٰ اسلام احمدیت کے تعارف اور تبلیغ کیلئے مواقع عطا کرتا رہتا ہے۔آج کی نشست میں دو پروگرامز کا ذکر مقصود ہے۔جن کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سینکڑوں لوگوں تک اسلام احمدیت کی پرامن تعلیم پہنچانے اور اسلام سے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

درانسی کے Shoah Memorial کے پروگرام میں شرکت

فرانس میں مختلف شہروں اور علاقوں میں جرمن نازی کے مظالم کی یاد میں میموریلز بنائے گئے ہیں۔جن کو عبرانی لفظ ''شوآہ'' Shoah بمعنی ہولوکوسٹ بیان کیا جاتا ہے۔امسال 14 مارچ کو پیرس ریجن کے شہردرانسی Drancy کے میموریل میں ایک پروگرام منعقد ہوا۔خاکسار کو بھی اس میں مدعو کیا گیا۔خاکسار مکرم طلحہ رشید صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ اور مکرم بلال ملک صاحب انچارج ایم ٹی اے فرانس کے ہمراہ اس پروگرام میں شریک ہوا۔

قارئین کی معلومات کیلئے عرض ہے کہ ایک عمارت میں مختلف تصاویر اور تحریرات کے ذریعہ سے دوسری جنگ عظیم کے دوران یہود پر ہونیوالے مظالم کی تاریخ لکھی گئی ہے۔عمارت کے باہر ایک یادگار بنائی گئی ہے۔ان مظالم سے متعلق اپنے جذبات کے اظہار کیلئے جہاں لوگ پھول بھی رکھتے ہیں۔یہودی دعائیں بھی کرتے ہیں۔آج کے زائرین میں سے اکثریت یہودیوں کی تھی۔لیکن عیسائی اور مسلمان بھی مدعو تھے۔

اس پروگرام کے بعد درانسی کی مسجد کے امام حسن شلغومی صاحب کی طرف سے اپنی مسجد میں تمام شرکاء کو مدعو کیا۔مسجد کے وزٹ اور تقریب کے بعد ماحضر پیش کیا گیا۔

اس سارے پروگرام کے دوران خاکسار کو مختلف شخصیات سے ملنے اور جماعت احمدیہ کے تعارف پیش کرنے کا موقع ملا۔بعض دیگر مردو زن کے علاوہ بطور خاص فرانس میں اسرائیل کی سفیر مادام جوئل جرمن صاحبہ،اسرائیلی سفارت خانہ میں رابطہ کی مشیر مادام دلفین گانبرگ صاحبہ،امریکی سفارت خانہ میں سیاسی امور کے سیکنڈ سیکرٹری مسٹر ڈٹ جانس ایڈورڈ،درانسی کی لیڈی میئر مادام جان کرسٹوف لاگاردصاحبہ قابل ذکر ہیں۔ان کو احمدیت کے مختصر تعارف کے ساتھ حضورانور کی کتاب ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' اور تیسری جنگ عظیم کے حوالہ سے تیار کردہ ایک پمفلٹ بھی پیش کرنے کا موقعہ ملا۔

پروگرام کے بعد جماعت کے تفصیلی تعارف پیش کرنے کے لئے ای میلز کے ذریعہ سے ان سے رابطہ کیا گیا۔فی الحال دو افراد کی طرف سے حوصلہ افزاء جواب ملا ہے۔ان میں سے امریکی سفارت کار سے دوبارہ ملاقات بھی ہوئی جس میں جماعت کی تاریخ،عقائد،خلافت، انسانی خدمات سے متعلق تفصیل سے گفتگو ہوئی۔موصوف کو حضورانور کی کتاب ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' پیش کی۔

دو تعلیمی اداروں میں تبلیغ اسلام

بفضل اللہ تعالیٰ پیرس کے دو تعلیمی اداروں Saint Pierre Fourier Collège-Lycée میں 21 مارچ کو ایک بین المذاہبی دن منانے کا پروگرام بنایا گیا۔اس پروگرام کا موضوع '' مذاہب کے خلاف غلط فہمیاں'' تھا۔یہ پروگرام مذکورہ دونوں اداروں میں مذہبی پروگرامز کے ذمہ دار Mr.Bernard Bamogo نے منعقد کیا۔اور CIEUX نامی ایک تنظیم کے ساتھ مل کر اسے ترتیب دیا۔یہ تنظیم ہرطرح کی منافرت کے خلاف مختلف پروگرامز بناتی ہے۔اس کے ڈائریکٹر Mr. Alexandre Vigne خاکسار کے دوست ہیں۔اور جماعت کی بین المذاہبی کانفرنس میں شرکت کرتے رہے ہیں۔بلکہ 2019ء کے دورہ کے دوران یونیسکو میں اپنی بیوی کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سننے کے بعد مل بھی چکے ہیں۔پہلے طرح اس مرتبہ بھی اسلام کی نمائندگی کیلئے خاکسار کو مدعو کیا۔

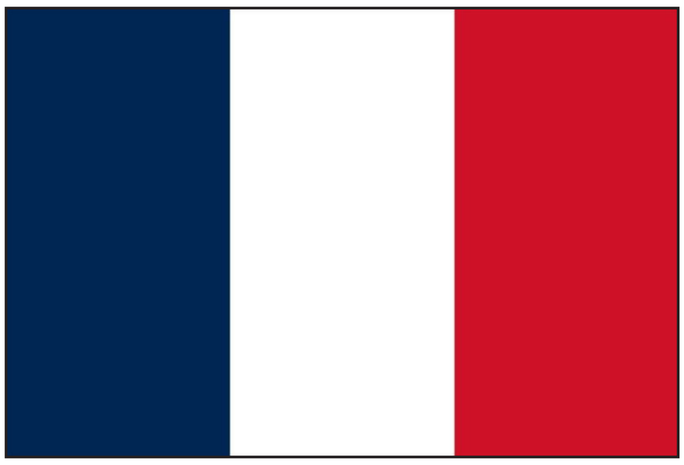

اس پروگرام میں دہریت،بدھ مت،یہودیت،عیسائیت،بہائیت اور اسلام کے نمائندگان کو مدعو کیا گیا۔کالج کی چار کلاسز اور لیسے کی تین کلاسز اس پروگرام سے مستفید ہوئیں۔تمام مذاہب کے نمائندگان ہر کلاس کے ساتھ گھنٹہ بھر کیلئے رہتے۔باری باری اپنے مذہب کا تعارف پیش کرتے اور اپنے مذہب کے بارے میں غلط فہمیوں سے متعلق کچھ وضاحت کرتا۔آخر پر طلباء کو سوالات کی اجازت ہوتی۔

چونکہ اسلام سے متعلق دنیا میں اور بالخصوص فرانس میں بہت سی غلط فہمیاں اور اعتراضات پیدا کئے جاتے ہیں۔(جن میں سے کچھ توشدت پسند مسلمانوں کی سوچ کی وجہ سے، کچھ اسلام دشمنی کی بنا پر اور کچھ سیاستدانوں اور پریس کی طرف سے پیدا کی جاتی ہیں۔) لہٰذا دہشت گردی،اسلامی جہاد،پردہ،عورت کے حقوق،مسلمانوں کی جہالت، آزادئ مذہب،توہین مذہب پر قتل جیسے کئی سولات کے جواب دینے کی توفیق ملی۔ان موضوعات پر قرآن وسنت کی روشنی میں جواب سن کر طلباء حیران ہوتے تھے کہ اسلام سے متعلق کیا کچھ کہا جاتا ہے لیکن اصل تعلیم کچھ اور ہی ہے۔گفتگو کے دوران احمدیت کا کچھ تعارف اور پرامن جماعت کے خلاف دنیا میں شدد پسند مسلمانوں کی طرف سے مظالم کو بھی بیان کرنے کا موقع ملا۔

پروگرام صبح 9 بجے سے 5 بجے تک جاری رہا۔درمیان میں لنچ کا وقفہ ہوا۔اور کالج کینٹین نے پرتکلف کھانا پیش کیا۔اس دن بفضل اللہ تعالیٰ 180 سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کے پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔اور 6 مذہبی نمائندگان اور منتظمین کو حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتاب ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' بطور تحفہ پیش کی۔

تبلیغ کا شوق رکھنے والے قارئین کی خدمت ایک آپ بیتی تیر بہدف نسخہ پیش ہے کہ خاکسار جب بھی کسی پروگرام میں شامل ہوتا ہے تو اپنے بیگ میں کچھ پمفلٹس اور حضورانور کی اس کتاب کی کچھ کاپیاں ضرور رکھتا ہے۔اور گفتگو کے ساتھ تبلیغی ترکش سے اسلامی امن و آشتی کا تیر محبت بھرے خلوص سے چلا دیا جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو اسلام کی سچائی پہچاننے کی توفیق دے۔آمین

ایڈیٹر کے نام خطوط

• مکرم ابن ایف آر بسمل لکھتے ہیں۔

روز نامہ الفضل آن لائن کے 21/اپریل 2022ء کے شمارہ میں غلام مصباح صاحب کا بھیرہ کے ایک صحابی'' حکیم عبد الجلیل صاحبؓ'' کے بارے میں مضمون پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ان کی تصویر پہلی بار دیکھی ہے۔ ان کے بڑے صاحبزادے سے خاکسار کا بھی تعارف تھا اور بھیرہ کے حوالے سے وہ مجھے اور میرے آباؤ اجداد کو خوب پہچانتے تھے۔حضرت حکیم صاحبؓ کے دو نواسوں مکرم ارشد احمد چیمہ اور مکرم خالد احمد چیمہ سے سویڈن میں بھی تعارف ہوا۔ مکرم خالد احمد چیمہ کئی سال سٹاک ہوم کے صدر جماعت رہے ہیں۔ بھیرہ میں کثرت سے صحابہ ہوئے ہیں۔ اکثریت بلکہ 100 فیصدی ان کو حضرت مسیح موعودؑ سے وابستہ کرنے والے حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ ہی تھے۔ ان سب کو مقدور بھر خدمت دین کی توفیق ملی مثلاً حضرت منشی خادم حسینؓ جب پشاور میں اسکول ٹیچر تھے تو ان کے ذریعے کئی لوگ احمدی ہوئے۔ حضرت قاضی محمد یوسفؓ جو علمی اور خدمت کے میدان میں سرحد (حال پختونخواہ) میں بہت معروف ہوئے اور صوبہ سرحد کے امیر بھی رہے۔ تاریخ صوبہ سرحد اور کئی کتابوں کے مصنف تھے انہی کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا تھا۔

• مکرمہ سعدیہ طارق لکھتی ہیں۔

روز نامہ الفضل آن لائن کے 21اپریل 2022ء کے شمارہ میں طبع شدہ مضمون'' جو عالی ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کر ملتے ہیں'' بہت ہی عمدہ ہے۔ واقعی میں پھلدار درخت جھکا ہوتا ہے اللہ ہر احمدی کو شجر باثمر بنائے آمین۔

• مکرم چوہدری محمد امجد جمیل۔ لندن سے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کی بابرکت کوشش میں بہت سی کامیابیاں دیتا چلا جائے۔ ماشاء اللہ تمام مضامین بہت روح پرور ہوتے ہیں۔ آپ کی ادارت میں اخبار کو مزید چار چاند لگائے رکھے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مقصود احمد۔ جرمنی سے یہ اعلان کرواتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمود احمد ابن چوہدری محمد یعقوب مورخہ 7/ اپریل 2022ء کو مختصر علالت کے بعد 86برس کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔

مرحوم اللہ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ آپ حضرت چوہدری نظام الدینؓ مرحوم آف لنگیری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت چوہدری کھیونؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ آپ اگرچہ ان پڑھ تھے مگر نظام جماعت اور خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ آپ نہایت ملنسار اور مہمان نواز تھے۔غربا اور یتیموں کے ہمدرد تھے۔ ہمیشہ ان کی مدد کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ ان کے دادا حضرت چوہدری نظام الدینؓ کا بھی وصف تھا کہ ان کے گھر سے کبھی کوئی سوالی خالی ہاتھ واپس نہ جاتا تھا اور یہ وصف مرحوم میں بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ چوہدری محمود احمد کا گھر ''داتا کا گھر'' کے نام سے گاؤں میں معروف تھا۔مرکزی اور دیگر مہمانان جو جماعت میں آتے خوش دلی سے انکی مہمان نوازی اور خاطر تواضع کرتے۔مرحوم خدا کے فضل سے خوش گفتار، مہمان نواز، خوش اخلاق اور خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے محبت و شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ آپ کے غیر از جماعت دوست بھی آپکی بہت عزت و احترام کرتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ ناصرہ بیگم اور دو بیٹے مکرم داؤد احمد اور مکرم مقصود احمد۔ جرمنی اور 3 پوتے 2 پڑپوتے اور پڑپوتیاں یادگار چھوڑے ہیں جو سب کے سب جرمنی میں ہیں۔ آپ ہیومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم بشیر احمد طاہر۔ یوکے کے بڑے بھائی تھے۔

قارئین الفضل سے مرحوم کے بلندی درجات اور مغفرت کے سلوک کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ ساتھ ہی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپکی نیکیوں کو اپنانے اور جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بقیہ: پریس اور میڈیا...... از صفحہ 8

تقریر سے ایک اور احمدی ڈاکٹر ظالمانہ طریقے سے قتل کر دیئے گئے اور ہاں جی، دوبارہ قاتل انصاف کے کٹہرے میں نہیں لایا گیا۔

ہمارا قومی اخلاق دو عظیم شخصیات کے اندر ڈھلتا ہے۔حضرت محمدؐ اور محمد علی جناح۔ہمیں ایسی اینٹی احمدیہ انتقامی کارروائیوں کو کرتے وقت یہ سوچنا چاہئے کہ وہ کیا سوچیں گے؟ کیا تمام انسانوں میں سے بہترین شخص کا رحم اور انصاف، ایک بھی احمدی کے قتل سے چشم پوشی کرے گا؟ اور کیا جناح کے اصولوں کی آنکھ اندھی ہو جائے گی؟

لیکن ہمارے ہیرو آنحضرت ﷺ یا جناحؒ نہیں ہیں بلکہ ہم تو ایک بھٹکی ہوئی قوم ہیں۔ ہم لٹیروں کو پسند کرتے ہیں۔ ہم اخلاقیات سے گرے ہوئے لوگوں کی پیروی کرتے ہیں۔ ہم نفرت آمیز، منافقانہ آوازوں سے جوش دلا دلا کر ابھارے جاتے ہیں اور جو کہ داڑھیوں، پگڑیوں، حجابوں اور نقابوں کے بھیس میں ہوتے ہیں۔

فلسطین کا کوئی بھی مرجائے کسی کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ایک اسرائیلی یا بیس ترک مرگئے تو پوری دنیا میں احتجاج شروع ہوگیا۔ اسی طرح پاکستانی سو احمدی دورانِ عبادت قتل کئے گئے۔ کسی کو کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن جب اسرائیل نے 20 کارکنان کو مارا ہے تو پاکستانی آگ بگولہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے اگر آپ اسرائیلی یا احمدی ہیں تو آپ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

پاکستانی ایک دوسرے کو قتل کر سکتے ہیں کوئی مسئلہ نہیں۔ اسرائیلی نہیں کر سکتے۔یعنی (شراب پینا میرے لئے تو حلال ہے اور شراب پینا تمہارے لئے حرام ہے) واضح بات ہے۔

لیکن اسرائیل، فلسطین کو بے دخل کرتا ہے اور آج تک انہیں قتل و غارت کرتا ہے۔ یہ ایک کٹر دشمنی کے تحت ہے۔ لیکن پاکستانی اپنے ہی شہریوں کو قتل کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ جبکہ اصل میں ایک ملک کو ایسا ہونا چاہئے جیسے ایک ماں کا پیار، گرمی اور حفاظت ہوتی ہے۔

اور سیاسی مہم کا فن تو پاکستانی سیاست دانوں سے ہی سیکھنا چاہئے۔ ذوالفقار علی بھٹو کی رگ سے، احمدیوں کے قتلِ عام پر صدر زرداری نے کوئی بھی بیان نہیں دیا۔ وزیراعظم گیلانی نے اپنے آپ کو کیمروں سے ہی دور رکھا۔ ہم لفظ عمران خان نے اور صرف نواز شریف نے بولا اور مولانا فضل الرحمٰن اور قاضی حسین بھی اپنے آپ میں گم اور خوش و خرم۔ شہباز شریف نے بھی اس کو کیک کی طرح ہی لیا اور پریشان کن الفاظ میں نشانہ بننے والے افراد کے لئے بولا ''وہ جو مر گئے ہیں'' اس کو بھی اتنی جرأت نہیں ہوئی کہ ''شہید'' کا لفظ بول سکے۔ اور ڈرتے ہوئے سیاست کا جنازہ ہی نکالتا ہوا پایا گیا۔ اس کو اتنی بھی شرم نہ آئی کوئی اچھا لفظ بول سکتا جیسے ''جاں بحق''۔ آپ ان کو دیکھ رہے ہیں کہ یہ ایسے ستارے ہیں جو کہ قوم کے حکام ہیں۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاءاللہ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION · Download on the App Store · ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

پرظلم اور زیادتیوں کے واقعات کی روایات جو ہم تک پہنچی ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ نے کس بہادری اور جرأت اور بغیر کسی پریشانی اور گھبراہٹ کے اظہار کے ان سب چیزوں کا مقابلہ کیا۔ آپؐ کو فکر رہتی تھی تو اپنے ماننے والوں کی۔ یہ فکر ہوتی تھی کہ ان پر ظلم نہ ہوں۔ روایتوں کو پڑھتے ہوئے بعض دفعہ ذہن کے رجحان کے مطابق ایک آدھ پہلو سیرت کا سامنے آتا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو بعض ایسی روایتیں ہیں جن میں ایک ایک حدیث میں آپؐ کی سیرت اور خُلق کے کئی پہلو نظر آتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکّہ میں تھے تو نہایت جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بے دھڑک خانہ کعبہ کا طواف اور وہاں اپنے طریق پر عبادت کیا کرتے تھے۔ قریش مکّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خانہ کعبہ میں اس طرح عبادت کرتے ہوئے دیکھتے تھے تو بہت غصے میں آجایا کرتے تھے کہ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور پھر ہمارے سامنے ہی بغیر کسی جھجک کے اپنے طریق پر اپنی عبادتیں بھی کر رہے ہیں، طواف بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ ایسے ہی ایک موقع پر قریش کا رویہ کیا تھا اس کا ذکر عبداللہ بن عمروؓ بن عاص نے کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک روز میں خانہ کعبہ کے قریب موجود تھا تو قریش کے سب بڑے بڑے لوگ حجر اسود کے پاس خانہ کعبہ میں اکٹھے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے کہ یہ بتوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور ہم نے بڑا صبر کر لیا اور اب صبر کی انتہا ہوگئی ہے۔ تو کہتے ہیں کہ یہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ طواف میں مشغول ہو گئے۔ جب آپؐ طواف کرتے ہوئے ان لوگوں کے پاس سے گزرتے تو کفار آپؐ پر آوازے کستے تھے، بیہودہ باتیں آپؐ کے متعلق کرتے تھے۔ چنانچہ تین بار ایسا ہوا۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر دکھ محسوس کیا اور تیسری دفعہ آوازے کسنے پر آپؐ کھڑے ہو گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش! قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ مَیں تم جیسوں کی ہلاکت کی خبر لے کر آیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات کا قریش پر ایسا اثر ہوا کہ وہ سکتے کی حالت میں آ گئے۔ اور جو شخص اُن میں سب سے زیادہ بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی نرمی سے بات کرنے لگا اور کہنے لگا کہ آپ تشریف لے جائیں۔ (جو بھی معذرت کی) پھر آپؐ وہاں سے تشریف لے آئے۔ دوسرے روز پھر یہ لوگ اکٹھے ہوئے اور ہر طرف سے آپؐ کو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ تم ہی ہو جو ہمارے بتوں میں عیب نکالتے ہو، ہمارے دین کو برا بھلا کہتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں مَیں کہتا ہوں۔ تو دیکھیں کس جرأت سے آپؐ اکیلے، تن تنہا ظالموں اور جابروں کے گروہ کے بیچ میں چلے جایا کرتے تھے۔ قطعاً اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ یہ ظالم اور انسانیت سے عاری لوگ آپؐ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ ان کو للکار کر کہا کہ تم جو آج بڑھ بڑھ کر مجھ سے باتیں کر رہے ہو، مجھ پر باتیں بنا رہے ہو، میرے خلاف غلیظ اور انسانیت سے گری ہوئی گندی زبان استعمال کر رہے ہو یاد رکھو کہ تم لوگوں کی ہلاکت میرے ہاتھوں سے ہونی ہے۔

اب جس کو ذرا سا بھی دنیا کا خوف ہو، وہ ایسی بات نہیں کرسکتا۔ وہ تو مصلحت کے تقاضوں کی وجہ سے خاموش ہو جائے گا کہ کہیں مجھ سے اَور زیادتی نہ کریں۔ لیکن خدا کا یہ شیر سب کو للکارتا ہے بغیر کسی کی پرواہ کے، بغیر کسی خوف کے، بغیر کسی ڈر کے، اور اس للکار میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رعب ہی ایسا دیا گیا ہے کہ باوجود مضبوط گروہ ہونے کے وہ سب اس بات پر خاموش ہو گئے جیسے جسم سے جان ہی نکل گئی ہو۔

(خطبہ جمعہ 22 اپریل 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

فقہی کارنر

وجودی فرقے کا ذبیحہ کھانا

ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ سے سوال کیا کہ ہمارے شہر میں وجودی فرقہ کے لوگ کثرت سے ہیں اور ذبیحہ وغیرہ انہی کے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ کیا اس کا کھانا حلال ہے کہ نہیں؟ فرمایا:

بہت تجسس کرنا جائز نہیں ہے۔ موٹے طور پر جو انسان مشرک یا فاسق ہو اس سے پرہیز کرو۔ عام طور پر اس طرح تجسس کرنے سے بہت سی مشکلات درپیش آتی ہیں جو ذبیحہ اللہ کا نام لے کر کیا جاوے اور اس میں اسلام کے آداب مدنظر ہوں وہ خواہ کسی کا ہو جائز ہے۔

(البدر 16 جولائی 1904ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

اعلان دعا

• مکرمہ رضیہ تبسم زوجہ عبدالشکور یہ اعلان بھجواتی ہیں۔

خاکسار کی خالہ مکرمہ بشریٰ اسلم زوجہ محمد اسلم صاحب کو کچھ عرصہ قبل فالج کا اٹیک ہوا تھا۔ جس کے باعث نظر پر کافی اثر پڑا ہے اور تاحال بصارت سے محروم ہیں۔ نیز نہ ہی چل پاتی ہیں جبکہ قوت سماعت بھی کافی کم ہوگئی ہے۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور فالج کی وجہ سے پیدا ہونے والی تمام پیچیدگیوں کو دور کرے اور اپنے فضل کے سائے میں رکھے، آمین۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

واٹس ایپ میسیجز

واٹس ایپ کے میسجز میں کئی دفعہ ایسے پیغام بار بار گھوم پھر کر آتے ہیں کہ اس دعا، درود یا وظیفے کو زیادہ سے زیادہ شئیر کرنے پر جنت کی بشارت ملتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ چند باتوں کو ذہن میں رکھیں کہ، کوئی بھی قرآنی آیت، حدیث یا صحابی کا قول مستند حوالے کے بغیر شئیر نہ کریں۔ دعا وہی مقبول ہے جو صاف و پاک اعمال کے ساتھ رب کو حاضر ناظر جان کر خلوص نیت کے ساتھ کی جائے۔ کسی بھی اسلامی مہینے کی مبارکباد دینا پسندیدہ امر ہے مگر اس سے جنت واجب نہیں ہوتی۔

مرسلہ: ناصرہ احمد، کینیڈا

11 مئی 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:21	18:50
مدینہ منورہ	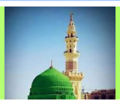	04:15	18:56
قادیان		04:03	19:16
ربوہ		03:43	18:55
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:49	20:41